خلافت راشدہ

حق چار یار

یا اللہ مدد

اصل کلمہ اسلام

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

# امیرِ عزیمتؒ

# کی

# داستانِ حیات

تالیف

محمود الرشید حدوٹی ایم۔ اے عربی، اسلامیات

ناشر

سنی تحریک طلبہ پاکستان

مکتبہ مدنیہ

۱۷- اردو بازار لاہور

یا اللہ مدد

خلافت راشدہ

حق چار یار

اصل کلمہ اسلام

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

# امیرِ عزیمتؒ

# کی

# داستانِ حیات

تالیف


محمود الرشید حدوٹی / ایم۔ اے عربی، اسلامیات


ناشر

سُنّی تحریکِ طلبہ پاکستان


مکتبہ مدنیہ

۱۷۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمدٍ خاتم النبیین وعلی خلفاءِ الراشدین وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

## ایک مختصر سا مضمون "حق نواز شہید نمبر"

کے لیے ادارہ ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد کو بھیجا گیا تھا۔ جو "امیر عزیمت سے چند ملاقاتیں لاہور سے لاہور تک" کے عنوان سے "حق نواز شہید نمبر" ماہ فروری ۱۹۹۱ء کے صفحہ ۸۸ پر شائع کیا گیا ہے۔

اس مذکورہ بالا مضمون کے اندر کچھ ہماری طرف سے کوتاہیاں اور بہت زیادہ "حق نواز شہید نمبر" کے مرتبین کی طرف سے کی گئی ہیں۔ کئی غلطیاں کتابت کی رہ گئیں کئی ترتیب کی اور کئی مضمون کو کانٹ چھانٹ کرنے کی۔ ان سب غلطیوں کو اگر یکجا جمع کر دیا جائے تو یہ صرف غلطی نہیں بلکہ اغلوطہ بن جاتا ہے "مولانا شہید" کے ساتھ میری محبت اور عقیدت کا تقاضا یہ تھا کہ اس سلسلہ کو مستقلاً آگے بڑھایا جائے۔ چنانچہ اب "امیر عزیمت کی داستان حیات" کے عنوان سے کچھ گلہائے عقیدت حضرت شہید کی یاد میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو نافع عام بنائے۔ اور اہل سنت والجماعت کو ہر محاذ پر نصرت سے نوازے۔ اور مولانا مرحوم کے مشن کو سدا بہار بنائے۔

احقر محمود الرشید حدوٹی
خادم سنی تحریک طلبہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز۔
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود۔
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا
(اقبالؒ)

اس عالم رنگ و بو میں جو بھی آتا ہے وہ جانے ہی کے لئے آتا ہے۔ کسی کو دوام و بقاء نہیں ہے۔ ازل سے تا امروز کئی چہرے کھلے اور مرجھا گئے۔ بہاریں آئیں تو خزاں کے جھونکوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں۔ اجالوں کے بھیانک چہروں سے تاریکی نے نقاب اٹھا دئے۔ شاہی محلات کی زرق و برق نعمتوں و مرغن غذاؤں سے شکم سیر ہونے والے دلق و گدڑی سے محروم دیکھے گئے۔

دولت کی تکڑیوں پہ تلنے والے زمانے کے بیوپاری اور گداگر دیکھے گئے۔ ایک وقت میں دولت کے ساتھ کھیلنے والے دوسرے وقت نان شبینہ سے ترستے نظر آئے۔ بڑے بڑے لوگ آئے مگر چلے گئے۔ بہت آتے ہیں مگر چند بہاریں دیکھ کر ویسے ہی چلے جاتے ہیں۔

لیکن ان میں کچھ ایسے بھی اہل حق پاک دل و پاکبانہ جانثار و خدمتگار، آتے ہیں۔ جو آتے تو جانے کے لئے ہی ہیں۔ مگر ان کے آنے کا کوئی اہم مقصد ہوتا ہے۔ ان کے سامنے اپنی زندگی کا کوئی اصول ہوتا ہے۔ ان کے سامنے کوئی پروگرام

ہوتا ہے۔ وہ ایک لائحہ عمل مرتب کر کے آتے ہیں جس کے تحت خود بھی عمل کریں اور امت کو بھی عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں ان کی آمد روانگی کے لئے ہی ہوتی ہے۔ مگر یہ نیک بخت و خوش قسمت لوگ آنے والی نسلوں کے لئے سنگلاخ، میدانوں کو زرخیز بنا کر، مشکلات کو سہولتوں سے بدل کر، آزمائشوں کو آرائشوں سے بدل کر جاتے ہیں۔ یہ لوگ راہ حق میں اٹکنے والے سنگریزوں اور راہ وفا پہ چلنے کے لئے پاؤں میں چبھنے والے کانٹوں کو صاف کر کے جاتے ہیں۔ یہ لوگ کٹ کر مر کر جام شہادت پی کر، اسلاف کے سنہری کارناموں کو از سر نو زندہ کر کے ان کی یادوں کو نئی نسل کے قلب و جگر کی گہرائیوں میں اتار کر جاتے ہیں۔ یہ آنے والی نسلوں کو اسلاف حق کی طرح گردن کٹانے، جام شہادت نوش کرنے، راہ حق میں مصائب و آلام سہنے دشمنوں پہ یلغار کرنے، ان پہ غلبہ پانے، حق کی آواز کو بلند کرنے، پرچم حق کو سر بلند اور پرچم باطل کو سرنگوں کرنے کا طریقہ سکھلا جاتے ہیں۔

یہ باوفا و باکردار لوگ جیلوں کی کال کوٹھڑیوں میں آزادی کی سانس لینا جیلوں کی ویرانیوں کو آبادیوں سے بدلنا۔ جیلوں کی ظلمت خیز دیواروں کو دیکھ دیکھ کر مسکرانا ہتھکڑیوں کو چومنا، بیڑیوں کو کھلونا بنانا۔ زندانوں کی سلاخوں کو سلام کرنا زندانوں کے ٹھنڈے فرشوں پہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونا۔ اپنے لئے فخر محسوس کرتے ہیں۔

یہ جرأت و بہادری کے جبل احد تختہ دار پہ بھی آواز حق بلند کرنے اور باطل کو للکارنے میں ہچکچاہٹ،،

محسوس نہیں کرتے۔ سولی پہ چڑھ کر بھی کلمہ حق کہہ دیتے ہیں ——
زندانوں کی سلاخیں۔ لوہے کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں۔ پتھر و
اینٹ کی ٹھنڈی و گرم دیواریں ان کے پائے استقلال میں
جنبش پیدا نہیں کر سکتیں۔ ان کی شجاعت، بہادری انہیں جابر و
ظالم کے گریبان تک لے جاتی ہے۔ ظالم کے گریبان پہ شجاعان
اسلام کا قوی پنجہ پہنچ کر سکون و چین کی ٹھنڈی سانس لیتا ہے۔ یہ
بہادر و جری لوگ ظالموں کے گریبانوں سے کھیلنا، ان کی کارستانیاں
بیان کرنا۔ ان کی کاسہ لیسی، حق فروشی اور حق فراموشی کی داستانیں
سنانا۔ ان کی اغیار سے دادرسی کی فریاد کو عام کرنا، مظلوموں
اور ماتحتوں پہ ستم کے پہاڑ توڑنا۔ اور ان کے فرعونی، ھامانی
قارونی اور نمرودی ذہن کی صفائی کرنا ان کا مشن بن چکا ہوتا ہے۔

ستمگروں کا ستم، ظالموں کا ظلم، جابروں کا جبر و
استبداد ان کا راستہ نہیں روک سکتا، ان کا رعب و داب
ان کو مرعوب نہیں کر سکتا، یہ لوگ بجلی کی سی کڑک، شیر کی
سی گرج، سمندر کی سی بیکرانی، موج کی سی روانی لے کر بہت
ہی سبک رفتاری سے ابھرتے ہیں اور پھر ابھرتے ہی
چلے جاتے ہیں۔ اور ایک طوفان بن جاتے ہیں۔ جو اپنی رَو
میں ان سب کو بہا کر لے جاتا ہے۔

ان باضمیر و غیور، بے لوث و مخلص حضرات کی
قابلِ رشک زندگیوں کو دیکھ کر آنے والی نئی پود اپنی راہ متعین
کرتی ہے۔ اپنا پروگرام زندگی از سرِ نو مرتب کرنے کی دھن میں
لگ جاتی ہے۔ ان کے کردار کو سامنے رکھ کر نئی نسل اپنے
کو بنانے اور مستقبل کے طوفانوں سے ٹکرا جانے کے لیے

مستعد اور کمربستہ ہو جاتی ہے۔ آنے والے سیلابوں کے سامنے بند ھ باندھنے کی فکر کرتی ہے۔ بادِ مخالف سے چلنے والے جھکڑوں سے بچاؤ کا سامان تیار کرتی ہے۔ آندھیوں اور طوفانوں سے محفوظ رہنے کے لئے کوئی مضبوط مقام تلاش کرتی ہے۔ اپنے کو بھی دشمن کی یلغار سے بچانے کی فکر کرتی ہے بلکہ جرأت و ہمت کر کے دشمن کو اس کی وسیسہ کاریوں کا مزہ چکھا دیتی ہے۔

ان لوگوں کی بے غرضی، اخلاص، تقویٰ، للہیت شبانہ روز اپنے مشن کی خاطر محنت دعوت و تبلیغ، ایثار و قربانی کو دیکھ کر دشمن انگشت بدنداں ہو جاتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ان صفات کے حامل لوگ تیر و تفنگ سے ٹکرا سکتے ہیں برف کے بلاکوں پہ سو سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہر قسم کا ستم سہہ سکتے ہیں مگر جھک نہیں سکتے۔

انہی صفاتِ حمیدہ سے متصف تھے ایک داعیٔ حق، شہسوارِ خطابت امامِ انقلابِ سنیت، امیرِ عزیمت وکیلِ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ثانی امیرِ شریعت مردِ آہن جس کے حوصلے افلاک کی طرح بلند۔ جس کے عزائم پہاڑوں کی طرح مضبوط جس کے جذبات کا سیلِ رواں سمندر کی مثل بیکراں۔ جس کی گھن گرج میں شیر دل کا سا وقار۔ جس کی گفتگو بجلی کی طرح کڑک دار تھی۔ وہ ہیں۔

# حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ

جو دشمنوں کے ہاتھوں ستم کے تیر کھا کر واصل بحق ہوئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن !

بچھڑا تو کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی۔
ایک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا۔

اس عظیم شخصیت کی تعریف وستائش جتنی بھی کی جائے تو کم ہے۔

اس مرد درویش کی قلندرانہ زندگی عجوبہ روزگار تھی۔ ایک طرف دیکھا جائے اسلاف کے کارنامہائے گراں مایہ کو سامنے رکھا جائے تو کبھی مجدد الف ثانی یاد آتے ہیں۔ کبھی شاہ ولی اللہ کی شخصیت نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ اور کبھی حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی کا تصور آجاتا ہے۔ اور یہ باصلاحیت و باکردار شخصیت حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانیؒ کی آرزوؤں اور شاہ ولی اللہ کی تمناؤں کی نیک کرن تھی، امام الادب امام غزالی کے فلسفہ اسلام اور امام ابن تیمیہ کی جرأت وبہادری کی مثال تھی۔ ابو حنیفہ کی عظمت اور امام احمد بن حنبلؒ کے عزم واستقلال کا نمونہ تھی۔ یہ شخصیت خانوادہ ولی اللہیؒ کی یاد تازہ کرنے دنیا میں جلوہ گر ہوئی۔ یہ شخصیت حضرت نانوتوی کے تدبر وحوصلہ حضرت گنگوہی کے علم وورع، حضرت سحبان الہند کی استقامت، حضرت شیخ العرب والعجم کی جرأت وبہادری

حضرت عبید اللہ سندھی کی انقلابی سوچ، حضرت حکیم الامت کی تبلیغ و دعوت، حضرت شیخ لاہوریؒ کی للہیت و خدا خوفی، حضرت بنوریؒ کی بے لوثی و بے غرضی۔ کا نمونہ شاہ اسماعیل شہید کی دعوت جہاد اور حضرت امیر شریعت سید عطاء شاہ بخاریؒ کی للکار تھی۔ جو اسلاف کرام کی مانند رزم حق و باطل میں اپنے جوہر خدا داد دکھاتی رہی۔

اس عظیم حق گو اور بے باک انسان نے شہادت کا سبق عم رسولﷺ حضرت حمزہ کی خونچکاں داستان سے سیکھا تھا۔ شہادت کا سبق فاروق اعظمؓ حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضیٰؓ حضرت حسینؓ کی شہادت سے سیکھا تھا۔ حضرت سعید بن جبیر کی شہادت سے سیکھا تھا۔ حضرت سمیہ کی شہادت سے سیکھا تھا۔

شہدائے احد سے سیکھا تھا۔ مصائب و آلام کے معرکوں میں کود جانا بلال حبشی کی زندگی سے حضرت خباب بن الارت کی زندگی سے، حضرت زنیرہ کی زندگی سے، ابو حنیفہؒ کی زندگی سے، احمد بن حنبلؒ کی پر مصائب زندگی سے، امام ابن تیمیہ کی زندگی سے، مجدد الف ثانی کی زندگی سے، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زندگی سے شیخ بنوریؒ کی زندگی سے، شیخ لاہوریؒ کی زندگی سے، شیخ مدنیؒ کی زندگی سے شیخ محمود الحسن کی زندگی سے، جعفر تھانیسری کی زندگی سے سیکھا تھا۔

اس مرد قلندری کی زبان شیریں سے سلطان ٹیپوؒ شہید کی طرح ایک جملہ اکثر سنائی دیتا تھا، کہ "گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے" اور اکثر یوں بھی گویا ہوئے کہ "شیعو اگر تم نے ماں کا دودھ پیا ہے۔ بوتل کا

نہیں ہیا تو حق نواز کے دلائل کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرو" تاریخ شاہد ہے کہ اس شبیر کی گھن گرج اور کڑاکے دار تقریر سے دشمن کے حوصلے پست ہو گئے۔ دشمن کے مکروہ اور بھیانک چہروں سے گھونگھٹ اٹھ گئے۔ ہائی کورٹ تو کیا دشمن ضلع و تحصیل کی عدالت تک بھی نہ جا سکا۔ بلکہ یونین کونسل اور ثالثی کونسل تک بھی نہ پہنچ سکا۔

دیکھنے والوں نے بچشم خود دیکھا۔ مشاہدہ کرنے والوں نے بذات خود مشاہدہ کیا۔ ماہرین نے تجربہ کیا کہ اس شیر دل باضمیر قائد کے رگ و پے میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کس طرح جاگزیں تھی۔ جس کی خاطر اس نے جیلوں کو آباد کیا۔ زندانوں کو سلام کیا۔ بیڑیوں کا گہنا پہنا۔ ہتھ کڑیوں کو بوسہ دیا۔ بچوں کو چھوڑا، بیوی کو چھوڑا، سکھ کو چھوڑا، چین کو چھوڑا آرام کو چھوڑا تکلفات کو چھوڑا۔ آرائشات کو دور کیا۔ تعیش و تیسر کو خیر آباد کیا۔ کاہلی و سستی کو دور پھینکا۔ دن کا کاروبار ترک کیا۔ رات کو نیند حرام کی۔ کس لئے؟ صرف اور صرف اس لئے کہ اس کے دھڑکتے دل میں اک سوز تھا، جلن تھی۔ اور تپش تھی کہ اس مقدس سرزمین پہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو طعن و تشنیع کرنے والا سکھ اور آرام کی نیند نہ سو سکے، اگر دشمن اصحاب پھولوں کی سیج پہ بھی قدم رکھے تو اس کو کانٹا محسوس ہو۔ بالقول سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کہ میں دو ہی باتیں چاہتا ہوں" یا اس ملک سے سامراج چلا جائے یا مجھے جلا وطن کر دیا جائے"۔ یہی آواز حق تھی۔ اس مرد آہن کی کہ اس وطن عزیز کی پارلیمنٹ سے یہ آواز اٹھے

کہ دشمنانِ صحابہ کافر و مرتد ہیں یا پھر مجھے عدالت کے کٹہرے میں گولی ماردی جائے۔

اس بطلِ حریت نے اپنے اسلاف کے نقوش پا پہ چل کر ان کی وراثت کے تحفظ کا صحیح معنوں میں حق ادا کر دیا۔ جس نے قرآن کی عظمت کی خاطر رب کائنات کی توحید و ربوبیت کی خاطر سرکار مدینہ کی عصمت کی خاطر، ابوبکرؓ کی صداقت کی خاطر عمرؓ کی عدالت کی خاطر حیاء عثمانؓ کی خاطر شجاعت علیؓ کی خاطر اتحاد و محبت حسنینؓ کی خاطر سیاست و تدبر اور حلیم معاویہؓ کی خاطر عفت عائشہؓ کی خاطر، دفاعِ حفصہؓ کی خاطر مدح اصحابؓ رسولؐ کی خاطر سنی غیرت کی خاطر اپنے ننھے منے (اظہار الحق، حسنینؓ معاویہ، سرور نواز) بچوں کو یتیم بنا دیا۔ اپنی جواں سال رفیقہ حیات کو بیوہ بنا دیا۔ اپنے لاتعداد شیدائیوں اور گرویدوں کی آنکھوں کو نمناک کر دیا۔ بے شمار معتقدین و محبین کو غمناک کر دیا۔ جس نے نوجوانوں کے ایک عظیم طوفانی ریلے کی آنکھوں کو نم نم اور ان کے حق کی صدا سے دھڑکنے اور مذہبی غیرت سے تڑپنے والے دلوں کو پروانۂ غم بنا دیا۔

گ خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

اب اس درویش صفت انسان کے چیدہ چیدہ حالات بھی نذر قارئین کیئے جاتے ہیں۔

# حق نواز کی آمد آمد

کسے معلوم تھا کہ سپرا قوم سے تعلق رکھنے والے غریب کسان ولی محمد کے دولت خانے میں حق وصداقت کی آواز، غیرتِ حق کی خاطر دھڑکنے والا دل، کفرستان عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی جرأت حق نواز جھنگوی کی شکل میں نمودار ہو گی اس ہونہار اور خوش نصیب بچے کی پیدائش ۱۹۵۲ء کے ساتویں ماہ ہوئی ۱۹۵۳ء کے ساتویں ماہ جب اس نومولود کی عمر کے ۱۲ ماہ گذرے تو والدہ ماجدہ کا سایۂ رحمت سر سے اٹھ گیا۔ جب یہ بچہ ایک سال کی عمر کو پہنچا تو امیر شریعت مرزائی سامراجی جھوٹی نبوت کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے۔ اور اس جھوٹی نبوت کے بوسیدہ محلات پہ برق سماوی بن کر گر رہے تھے اور تحریک کی قیادت کر رہے تھے جس نے پورے ملک میں اس سامراجی نبوت کے ایجنٹوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔

موضع چیلہ ضلع جھنگ میں رب تعالیٰ نے حق نواز کو پیدا فرمایا یہ وہ جگہ ہے اگر جو ایک طرف دشمنان اصحاب رسول کی آماجگاہ تھی تو دوسری طرف مرزا قادیانی کے حواریوں کی کمین گاہ تھی۔ جہاں ایک طرف قادیانی مسلمانوں کے خلاف سازشیں تیار کر رہے تھے تو دوسری طرف دشمنان صحابہ مسلمانوں کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں کمر ہمت باندھ چکے تھے۔ رب تعالیٰ نے اندریں حالات حق وصداقت کی آواز اور شبیر کی للکار حق نواز کو پیدا کیا۔ جس کے آنے سے اہل جھنگ کی قسمت سنوری،

حالات نے پلٹا کھایا۔

## آغازِ تعلیم

جب حق نواز چھٹے سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والد بزرگوار نے انہیں موضع چیلہ کے گورنمنٹ پرائمری سکول میں داخل کروا دیا ۔۔۔ ایک ہی سال کے عرصے میں پہلی اور دوسری جماعت پاس کر لی۔ اور تیسرے سال میں پہنچ گئے۔ بس یہی دو چار جماعتیں عصری تعلیم کی پڑھی ہوں گی کہ قدرت نے کسی دوسری سمت ان کا رخ موڑ دیا۔

## حفظ قرآن کا شوق

رمضان شریف میں شہروں کے اندر شبینہ ہو تو اور بات ہے لیکن یہی شبینہ جب کسی بستی اور دیہات میں ہوتا ہے تو بڑے بڑے انقلاب بپا کر دیتا ہے ۔۔۔ چنانچہ اس کے ایک انقلاب کی جھلک یہ بھی ہے کہ موضع چیلہ میں ایک مرتبہ لوگوں نے شبینہ کا اہتمام کیا۔ موضع چیلہ و مضافات کے دوسرے کئی بچے اس شبینے میں بڑے ذوق شوق سے شریک ہوئے۔ حق نواز بھی ان معصوم بچوں کے ہمراہ اس شبینے کے سامعین میں شامل ہو گئے۔ بس شبینہ سننا ہی تھا کہ ان کے دل میں حفظ قرآن کی تڑپ نے انگڑائی لی۔ اور سکول چھوڑنے کا مکمل فیصلہ کر لیا۔

## ڈھائی سال میں قرآن حفظ

یہ شوق حفظ قرآن آپ کو کشاں کشاں حافظ جان محمد مرحوم کے قدموں میں لے آیا۔ جو آپ کے رشتہ میں ماموں لگتے ہیں۔ اور اب روحانی باپ بننے والے ہیں — حافظ صاحب کی پر شفقت نگرانی میں آپ نے قرآن پاک یاد کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ماہ کے اندر ہی نورانی قاعدہ ازبر کر لیا۔ اور دو سال چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں پورے تیس پارے اپنے سینے میں جمع کر لئے

## مسجد شیخاں والی میں روانگی

حفظ قرآن کے دوران ہی آپ کو قرآن پاک ترتیل و تجوید کے ساتھ پڑھنے کا بھی شوق پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ تکمیل حفظ کے بعد آپ مسجد شیخاں والی عبدالحکیم ضلع خانیوال روانہ ہوئے۔ جہاں آپ نے قاری تاج محمد صاحب سے علم تجوید و قراءت کی مبادی کتب جمال القرآن، فوائد مکیہ وغیرہ پڑھیں۔ اور باقاعدہ قاری صاحب سے مشق بھی کروایا کرتے تھے۔

## مادر علم دار العلوم کبیر والا میں روانگی

حفظ قرآن اور علم قراءت و تجوید حاصل کرنے

کے بعد ملا نظام الدینؒ کا ترتیب دیا ہوا درس نظامی کا کورس حاصل کرنے کے لئے کبیر والا ضلع خانیوال کی مشہور دینی، علمی اور روحانی تربیت گاہ دار العلوم میں پہنچے جہاں آپ نے پانچ چھ سال کے عرصہ میں صرف، نحو، منطق، معانی، فلسفہ، علم الاخلاق علم بیان۔ فقہ، حدیث، اور تفسیر کی کتب، جید علماء کرام، سے پڑھیں۔ ان مبارک ہستیوں میں ایک مولانا محمد علی صاحب دوسری مولانا عبدالمجید صاحب تیسری منظور الحق صاحب چوتھی مولانا محمد سرور صاحب، پانچویں مولانا ظہور الحق کی شخصیت قابل ذکر ہے جو علوم دینیہ کے ہر فن میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔

(ہمارے استاذ حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔ (سابق استاذ دار العلوم کبیر والا) نے ایک دن بخاری شریف کے درس کے دوران ضمناً مولانا حق نواز صاحب کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس وقت مولانا جھنگوی زندہ تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ شخص بحث و مباحثہ میں بڑا تیز تھا۔ اور بڑا ہی دلیر و جرأت مند تھا)

کئی طلباء کرام اور اساتذہ ان کی محنت، شوق اور تعلیم کے ساتھ لگن اور کتابوں میں ہمہ وقت محویت اور مطالعہ میں ہر وقت، مصروفیت کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ اور کبھی کبھی ظریفانہ انداز میں یوں بھی کہدیتے کہ حق نواز تو کتابوں کا کیڑا ہے۔

## علم مناظرہ کی تعلیم

اسی اثناء میں آپ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں تشریف لے جاتے ۔ جہاں مولانا دوست محمد شہیدؒ اور مناظر اہل سنت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ صدر تنظیم اہل سنت پاکستان مناظرے کے اصول و قواعد اور دشمنوں کے اسلام کے خلاف لگائے گئے الزامات کے جوابات سکھاتے تھے۔ آپ نے بھی کافی حد تک ان بزرگوں سے اکتساب فیض کیا ۔ اور پھر انہی بزرگوں کی محنت شاقہ کا ثمر تھا کہ مولانا جھنگوی کراچی سے خیبر اور ساحل مکران سے وادی بلتستان تک دشمن کو للکارتے اور اسے چیلنج کرتے رہے۔

## دوران تعلیم مصروفیات

تعلیمی سالوں کے اختتامی عرصہ میں آپ کی مصروفیات مطالعہ کتب بینی کے علاوہ اور بھی بڑھ گئی تھیں اس دوران آپ تقریریں کرنے کا بہت شوق رکھتے تھے۔ جمعہ پڑھانے کے لئے دیہاتوں میں چلے جاتے تھے جہاں قال اللہ وقال الرسول ؐ کا درس حیات دیتے تھے۔ اور دشمنوں کو مکروہ عزائم سے باز رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ اور بپھرے ہوئے شیر کی طرح گرجدار آواز میں انہیں للکارتے تھے۔

## خیر المدارس کے سائے میں

۱۹۷۱ء میں آپ دورۂ حدیث شریف کے لیئے خیر المدارس ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مؤطا امام محمدؒ جیسی ضخیم و عجیب کتب احادیث نبویہ پڑھیں۔ جہاں آپ نے مولانا مفتی شریف صاحب کشمیریؒ، مولانا عبد الستار، اور مولانا محمد صدیق جالندھری سے فیض علم حاصل کیا۔

## سیاست میں حصّہ

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے ملک و ملت کی خدمت کے لیئے اہل حق کی **جمیعت علماء اسلام** کے پلیٹ فارم کا انتخاب کیا۔ جہاں رہ کر آپ نے صدر سے بڑھ کر، ناظم سے بڑھ بحیثیت ایک خادم کے نمایاں خدمات سرانجام دیں اور عرصہ درازتک ورکر بن کر کام کرتے رہے۔ انہی خدمات کی بدولت بعد میں آپ کو مولانا فضل الرحمان صاحب کی جے یو آئی پنجاب کا امیر بنا دیا گیا تھا۔ لیکن مولانا فضل الرحمان صاحب چونکہ شیعہ کو بھی خوش رکھنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ اور ان سے بھی بغل گیر ہوتے تھے۔ مولانا جھنگوی ان باتوں کو کب برداشت کر سکتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ امیر منتخب ہو چکے تھے۔ لیکن مولانا فضل الرحمان صاحب نے یہ کہہ کر کہ " مولانا ہماری مجبوری ہے"

ان کی جگہ مولانا امیر حسین گیلانی کو صوبائی امیر بنادیا۔ جو کہ افسوسناک بات ہے۔

## مسندِ تدریس پر

اسی دوران ہی میں آپ کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بحیثیت استاد تقرر ہوا۔ ایک سال کا عرصہ آپ نے یہاں کے ایک دینی اور روحانی مدرسہ علم و فکر میں بسر کیا۔ ایک سال کے بعد آپ یہاں سے مستعفی ہوگئے یہ جگہ پسماندگی علاقہ کے باعث بڑی تنگ تھی۔ مولانا جھنگوی جو ۱۹۷۱ء میں مولانا کے تفظ سے بلائے جانے شروع ہوئے ان کی خداداد صلاحیتوں، علمی کاوشوں اور وسیع مطالعہ کے لیے یہ جگہ بہر صورت ناکافی اور محدود تھی۔

## جھنگ میں آمد آمد

چنانچہ آپ جس عظیم مرکز رشد و ہدایت کے متلاشی تھے۔ وہ وسیع میدان حق سبحان نے بڑی سرعت سے مہیا کر دیا۔ چنانچہ ٹوبہ سے فارغ ہوتے ہی ۲۳ اگست ۱۹۷۳ء بروز جمعرات پپلیاں والی مسجد جھنگ شہر میں آپ تشریف لائے اور وہاں مسجد کی انتظامیہ سے بات چیت ہوئی۔

## امامت و خطابت کا آغاز

مسجد کی انتظامیہ سے بات مکمل ہوئی۔ اس دن آپ کا بطور امام و خطیب کے تقرر ہوا۔ چنانچہ آپ نے وہاں توکل علی اللہ پانچگانہ باجماعت نماز پڑھانا شروع کردی۔ اور ساتھ ہی جمعہ کا خطبہ بھی دینا شروع کردیا۔

## کام کرنے کا موقع دو، باقی اللہ مالک

تنخواہ کی بات چیت آپ نے نہیں کی جب اس سلسلہ میں کسی صاحب نے بات کی تو فرمایا کہ بھائی بس کام کرنے کا موقع دو۔ باقی جو سمجھ میں آئے دے دینا۔ ورنہ اللہ مالک ہے چھوڑ کر بھاگوں گا نہیں۔ (حالات و واقعات جھنگوی نمبر ص۱۴۳)

## پہلی گرجدار آواز سنائی دی

مولانا نے اس مسجد میں پہلی تقریر فرمائی۔ جو دلائل و براہین سے پُر تھی۔ جو اہل جھنگ کو پہلی مرتبہ گرجدار آواز میں سنائی دی تھی۔ اہل جھنگ نے بڑی خوشی سے اس آواز کو سنا۔ اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

# سپاہ صحابہ کیوں بنائی؟

انجمن سپاہ صحابہ کیوں بنائی گئی؟ یہ ایک سوال ہے۔ اس کا جواب سمجھنے سے قبل آپ ذرا ان واقعات کو دیکھئے۔ ۱۹۶۰ء میں حسو بلیل میں حضرت عمرؓ کا شیعوں نے پتلا جلایا۔ روڈ سلطانہ میں مولانا دوست محمد کو شہید کیا گیا۔ ۱۹۶۹ء میں باب عمرؓ کا ایک دلسوز سانحہ جانکاہ رونما ہوا تھا۔ سات سُنی شہید کر دیے گئے تھے۔ شور کوٹ میں حافظ محمد نواز کو شہید کر دیا گیا تھا جھنگ کی سرزمین پر شیعہ نے کتبہ کے گلے میں عائشہ لکھ کر ڈال دیا تھا۔

ادھر لاہور کے غلام حسین نجفی شیعی نے سہم مسموم کتاب لکھی جس میں حضرت عمرؓ کو شراب خور خلیفہ لکھا حضرت امی عائشہؓ کو باندری کہا۔ حضرت حفصہؓ کو بد خلق لکھا۔ حضرت عمرؓ کو قرآن کا منکر لکھا۔ حضرت عمرؓ کو جہنم کا تالا تحریر کیا۔ دوسری طرف سرگودھا کے محمد حسین ڈھکو شیعی نے سُنیوں کے جذبات مشتعل کئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان کا انکار کیا۔ ادھر ایران کے خمینی نے رضا شاہ پہلوی کو تختہ دار پر لٹکا کر سُنیوں پہ ہلاکو اور ہٹلر جیسے مظالم کئے۔ حضرت عمرؓ کی توہین کی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ کشف الاسرار اور حکومت الاسلامیہ میں صحابہ کرام کے خلاف لکھا اور ادھر پاکستان کی دھرتی پر یہ ظلم کہ پاکستان کی جماعت اسلامی اس خونی شیعی انقلاب جو خمینی نے کئی ہزار سُنیوں کے قتل کے بعد بپا کیا تھا۔

کی مداح بن گئی۔ اور میاں محمد طفیل سابق امیر جماعت اسلامی ایران کے دورے کرتے رہے۔ اور سنی شیعہ اتحاد کی کھل کر آواز لگاتے رہے۔ اور انہی کی بغل میں اسعد گیلانی امیر جماعت اسلامی لاہور اس خمینی انقلاب کی بڑھ کر تعریف کرتے رہے۔ اور پاکستان میں اس خونی انقلاب کی راہ ہموار کرنے کے لیے۔ عارف الحسینی کو داد دیتے رہے۔ ان حالات میں مولانا حق نواز جھنگوی نے سنی غیرت کی خاطر اس جماعت کی بنیاد ۱۹۸۵ء میں رکھی۔ جو شروع میں ایک محلہ کی جماعت تھی۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے ایک عالمی جماعت بن گئی — اگر آپؒ بر وقت اس کا فیصلہ نہ فرماتے تو ہو سکتا تھا کہ پاکستان کا شیعہ اور ان کے ایجنٹ جماعت اسلامی کے شیعہ نواز لوگ پاکستان میں بھی اس انقلاب کا راستہ ہموار کر کے اس خونی شیعی انقلاب کی بنیاد رکھ دیتے۔ جو پوری دنیائے سنیت کے لئے باعث شرم و حیا ہوتا۔

## سپاہ صحابہ کی مقبولیت کہاں سے ہوئی

انجمن سپاہ صحابہ نے آغاز ہی میں جھنگ کے اندر دفاع صحابہ کانفرنس بلائی۔ جس میں علماء کرام نے اس مشن کی طرف توجہ دلائی — اور اس کانفرنس کا اہم ترین مقصد مولانا ضیاء الرحمان فاروقی صاحب کی رہائی کا مطالبہ بھی تھا۔ جو اس دوران جیل میں قید و بند کی صعوبتیں کاٹ رہے تھے۔ یہ ۱۰ ر فروری ۱۹۸۵ء کا واقعہ ہے۔ چنانچہ اس کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا کو رات تک رہا نہ کیا گیا تو حکومت ذمہ دار ہو گی۔ یہ اعلان سنتے ہی

مولانا فاروقی کو رہا کر دیا گیا۔ چنانچہ سب سے آخری تقریر رہائی، کے بعد اس کانفرنس میں ان کی ہوئی۔

## مصائب و آلام کے طوفان

یوں اگر مصائب و آلام کا ذکر کیا جائے تو معلوم ہوگا اس سرزمین پہ کون سا دکھ ہوگا، کون سی مصیبت ہوگی، کون سی تکلیف ہوگی جو اس مرد درویش کو نہیں دی گئی۔ جب سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی شروع کی اسی دن سے مصائب و آلام کے سیاہ بادل آپ کے سر پہ منڈلانے لگے، گالی گلوچ سے لے کر گرفتاری تک، گرفتاری سے لے کر نظر بندی تک کتنی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کا اندازہ مشکل ہے۔

## جھنگ میں عام گرفتاریاں

سپاہ صحابہ بننے سے پہلے آپ کو مدح صحابہؓ بیان کرنے اور دشمنان صحابہؓ پہ یلغار کے جرم کی پاداش میں کئی مرتبہ گرفتار کیا گیا آپ کو پریشان کیا گیا۔ آپ کو مارا گیا۔ لیکن جب آپ سے اس مار دھاڑ کی بابت دریافت کیا جاتا کہ کتنی مار پڑتی ہے؟ تو فرماتے کہ بلال حبشی سے کم ہی پڑی ہے سمیہؓ سے کم ہی پڑی ہے۔ حضرت نادیہ سے کم ہی پڑی ہے۔ زنیرہ سے کم ہی پڑی ہے۔

## لیہ کا قیامت خیز منظر

۱۲ جون ۱۹۸۷ کا سانحہ لیہ مولانا حق نواز مرحوم کی زندگی کا عجیب وغریب واقعہ تھا۔ جب مرحوم نے وہاں کی ایک دینی درسگاہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پہ اپنے غیرت میں ڈوبے ہوئے خطاب سے سنی قوم کو محظوظ فرمایا۔ وہاں کی بے حس و بے غیرت انتظامیہ اس جرأت ایمانی کو برداشت نہ کر سکی ، رات کی تاریکی میں اہل سنت کے گھروں پہ خواہ مخواہ چھاپے مار کر سنیوں کو پریشان کرتی رہی۔ جھوٹے مقدمے بناتی رہی وہاں کے کئی علماء کو گرفتار کر لیا۔ اور مولانا مرحوم کو بھی گرفتار کر کے ملتان جیل میں نظر بند کر دیا۔

## سپاہ صحابہ کی مرکزی کمان کا الٹی میٹم

سپاہ صحابہؓ کی مرکزی کمان نے لیہ انتظامیہ کو ایک ہفتے کا الٹی میٹم دے دیا کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر مولانا کو رہا نہ کیا گیا تو حالات کی سنگینی کی تمام تر ذمہ دار انتظامیہ ہو گی۔ سپاہ صحابہؓ جوابدہ نہ ہو گی۔

## عظیم الشان جلوس بسوئے لیہ

۱۹ جون ۱۹۸۷ کو انجمن کی اپیل پہ ایک بہت بڑا

طوفانی جلوس مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کی قیادت میں لیہ کی سمت چل دیا۔ جو اپنے مطالبات کے نعرے لگا رہا تھا۔ اور اپنی قوت بازو اور غیرت ایمانی کا پرجوش مظاہرہ کرتے لیہ کی انتظامی حدود کے قریب جا پہنچا۔

## جلوس روک دیا گیا، کمشنر اغوا کر لیا گیا

ابھی یہ جلوس لیہ کی اس سرزمین پر پہنچ ہی نہ سکا تھا جہاں جانے کا عازم تھا کہ جلوس کو انتظامیہ نے چوبارہ میں روک دیا ۔ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر مشتعل ہو گیا ۔ اور ایک عجیب صورت اختیار کر گیا ۔ اس مشتعل ہجوم کے بعض جیالوں نے اسسٹنٹ کمشنر چوبارہ کو یرغمال بنا کر اغواء کر لیا۔ اس وقت انتظامیہ لیہ کو اپنی بے وقوفی اور سفاہت اور حالات کی دگرگوں نزاکت کا شدت سے احساس پیدا ہوا۔ اور فوراً مولانا مرحوم کی رہائی کا وعدہ کر دیا۔

## شیعہ نے ۳ مسلمانوں کو گولیاں مار کر شہید کر دیا

چوبارہ سے سپاہ صحابہ کا یہ ریلہ فاتح بن کر پرامن طریقہ سے جھنگ کی طرف واپس لوٹ کر آ رہا تھا۔ کہ شیعہ اور پولیس نے ملکر اہل حق کے اس قافلے کو گھیرے میں لے لیا۔ اور اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی ۔ جس کے نتیجے میں ۱ سورتی جام شہادت نوش کر کے اپنی جانی جان آفریں کے سپرد

کر بیٹھے۔

## مولانا جھنگوی کو رِہا کردیا گیا

۲۷ اگست ۱۹۸۷ء کو دو ڈھائی ماہ کے بعد آپ کو ملتان جیل سے رہا کیا گیا۔ دو ڈھائی ماہ بے سرو سامانی کے عالم میں جیل کی کالی کوٹھڑی میں نظر بند رہے۔ ملاقات تک نہ کرنے دی جاتی تھی۔ حکومت نے اس دوران مارشل لاء کی دفعات لگائیں۔ آپ کو زدو کوب کیا گیا۔ گھسیٹا گیا۔ آپ کو بھوک و پیاس میں رکھا گیا۔ پانی تک نہ پینے دیا گیا۔ کھانا پینا بند کر دیا گیا۔ اگر کچھ کھانے کو ملتا تو گندی دال کھانے کے لیئے دی گئی۔

(تقریر جھنگ)

## آپ کا بازو توڑ دیا گیا، تشدّد کی انتہا

جس دن ملتان جیل سے رہائی ہوئی۔ راستے میں ہزاروں انسانوں نے اپنے محبوب قائد کو خوش آمدید کہا۔ چند گھنٹوں کا سفر پورے دن میں طے کرکے یہ عظیم قافلہ رات ۸ بجے ۲۷ اگست ۱۹۸۷ء کو جھنگ پہنچا۔ دوسرے دن جمعہ مولانا نے اپنی مسجد میں پڑھایا۔ اور انسانوں کی بے پناہ تعداد اس دن تقریر سننے کے لیئے دور دراز علاقوں سے وہاں جمع ہوگئی تھی۔ دور دور تک صفیں بچھا دی گئی تھیں۔ اتنے میں ایک شیعہ نے گولی چلا کر دو سنیوں کو شہید کر دیا اور وہ سنی بریلوی مسلک سے

منسلک تھے۔ شیعہ نے مکاری یہ کی کہ ان کو آپس میں لڑا کر سپاہ صحابہ والوں پہ مقدمہ قتل چلایا جائے۔ چنانچہ وہ بدبخت اس سازش میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا تقریر کرکے گھر چلے گئے۔ رات کو اپنے دولت خانے پہ آرام فرما رہے تھے۔ کہ کارپردازان سرکار نے دروازے پہ دستک دی۔ مولانا ایک بنیان اور ایک دھوتی پہنے ہوئے دروازے پہ آئے۔

اور یوں بھی سنا ہے کہ آپ کے گھر کا دروازہ توڑ کر پولیس والے اندر گھس گئے۔ وہاں آپ کو بیوی کے سامنے مارا، گھسیٹا ــ زخمی کیا۔ اور تشدد کیا۔ اور اسی حالت میں مارتے مارتے گاڑی میں بٹھا دیا۔ اور اسی تاریک رات میں آپ کو میانوالی کی کالی جیل میں پہنچا دیا۔ اتنا تشدد اتنا ظلم اتنی بربریت کی گئی کہ ہلاکو اور ہٹلر بھی اس ظلم سے کانوں کو ہاتھ لگانے۔ اتنا ظلم کیا کہ مولانا کا بازو توڑ دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم (اس وقت ہم جہلم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام میں زیر تعلیم تھے)

## قاتلانہ حملہ میں بال بال بچ گئے

اکتوبر سنہ ۱۹۸۹ء میں مولانا مرحوم پہ شیعوں نے ایک ناکام قاتلانہ حملہ کیا ــ اللہ تعالیٰ نے اس سے مولانا کو بال بال بچا لیا تھا اور اس طرح کے کئی قاتلانہ حملے اللہ نے ناکام بنا دیئے۔

مولانا حق نواز مرحوم شیعہ کے کفریات کو ببانگ دھل بیان کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ کسی مصلحت اور کسی پالیسی

کو قبول نہ کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ مصلحت کا لفظ میری ڈائری سے حذف ہو چکا ہے۔ مصلحت میرے نزدیک منافقت ہے مولانا فضل الرحمان صاحب سے بھی وہ اسی وجہ سے نالاں تھے۔

## مولانا فضل الرحمن اور عارف الحسینی

جس دن مولانا فضل الرحمان صاحب اور عارف الحسین کی تصویر اخبارات میں چھپی کہ دونوں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے ہیں اسی دن سے مولانا مرحوم فضل الرحمان صاحب کے اس فعل سے شرمسار اور پشیمان ہونے شروع ہو گئے تھے ۔ اور کئی جلسوں میں زوردار انداز میں ان پر تنقید کی ۔ اور فرمایا کہ میں نے سنیت کی خاطر مار کھائی ہے اور تم ان شیعوں سے گلے ملتے ہو۔ میں انہیں کافر کہتا ہوں تم مجھے فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہو۔

## بے نظیر کی وزارت پر ردِّ عمل

بے نظیر بھٹو نے جس دن وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھایا مولانا مرحوم پہلے سے کہیں زیادہ پشیمان ہوئے ۔ اور فرمایا کہ بے نظیر صرف عورت ہی نہیں بلکہ یہ ایرانی النسل شیعہ ہے۔ بے نظیر کافرہ ہے۔ بے نظیر فاحشہ عورت ہے۔ چنانچہ اس کے خلاف متحدہ علماء کونسل کے اسٹیج سے جہاد کیا۔

## مجھے ملک بدر کر دیا جائے

مولانا فرمایا کرتے تھے۔ کہ حکومت مجھے ایک سال کے لئے ہر گلی ہر بازار، ہر چوک میں، اور ہر جیتے پہ شیعہ کے کفر کو ننگا کرنے کی کھلی اجازت دے دے تو ایک سال کے بعد انتخابات کرائے کوئی شیعہ بھی سنی کا ووٹ لے کر اسمبلی میں نہیں جائے گا۔ یا شیعہ ملک چھوڑ کر بھاگ جائے گا یا پھر مجھے ملک بدر کر دیا جائے۔

## تمہارے سروں پہ جوتے مروا کر صحابہ کی عظمت منواؤں گا

ایک مرتبہ تقریر کے دوران فرمایا۔ کہ او شیعو اگر میں زندہ رہا تو تمہارے سروں پہ جوتے مروا کر صحابہ کی عظمت کو تسلیم کرواؤں گا۔

## قومی اسمبلی میں شیعہ کو کافر قرار دیا جائے گا

فرمایا — کہ میں رہوں یا نہ رہوں لیکن میں پوری دیانت داری سے کہتا ہوں کہ میری آواز ایک بار قومی اسمبلی میں ضرور جائے گی۔ اور ایک نہ ایک دن آئے گا کہ شیعہ کو قانون ساز اسمبلی میں، کافر قرار دیا جائے گا۔

# طاہر القادری ضد چھوڑ

ایک تقریر میں فرمایا۔ کہ یہ ٹاؤٹ ملاں عائشہؓ کے دشمن کے ساتھ اتحاد کرتا ہے۔ ابوبکرؓ کے دشمنوں کو ساتھ ملاتا ہے عمرؓ کے دشمن کے ساتھ اتحاد کرتا ہے او ٹاؤٹ ملاں ضد چھوڑ دنیا بھی بن جائے گی عاقبت بھی سنور جائے گی۔

# شیعہ بوکھلا گئے

مولانا مرحوم کی شجاعت و بہادری، غیرت و جرأت کو دیکھ کر پوری دنیا، شیعت بوکھلا اٹھی۔ وہ دلائل کا جواب دینے کی بجائے زبان درازیاں کرنے لگی۔ طعن و تشنیع کا راستہ اختیار کرتی چلی گئی۔ اور سپاہ صحابہ پہ پابندی کے مطالبات کرنے لگی۔ مطالعہ کے لئے، ہفت روزہ الرضا کا ر الاسد اور شیعہ لاہور کے پرچے دیکھے جائیں۔

## شیعت کی بوکھلاہٹ

مولانا حق نواز مرحوم کی دھواں دھار، تیز سے تیز، بجلی کی مانند کڑکدار، مدلّل اور مسکت تقاریر پاکستان کے بڑے بڑے چوکوں میں جب ہونا شروع ہوئیں اور مولانا مرحوم نے اپنے مخصوص انداز میں شیعیت کے کفر کو عالم آشکارا کرنے کی سعی شروع فرمائی تو سُنّی ذہن و دماغ جو اہل بدعت کی سیہ کاریوں کی بنا پر کلیتہً نہیں لیکن نیم ماؤف ہو چکے تھے انہیں اک جلا ملی۔ اور سُنیت جو ایک عرصے سے امام اہل سنت کی جدوجہد کو فراموش کر چکی تھی۔ مجدّد الف ثانی کی محنت، شاہ ولی اللہ کی سعی مسلسل، اور شاہ عبد العزیز کی فکر کو فراموش کرتی چلی جا رہی تھی۔ اور اس سے بڑھ کر سُنیت آسودۂ خواب ہو چکی تھی۔ آپ نے انہیں خوابِ غفلت سے بیدار کر کے دشمنانِ اصحابِ رسُول کے لئے موت کا پیغام بنا دیا۔ آپ نے جب درد بھری داستانیں، اغیار کی مکاریاں، اور ان کے دین پر حملوں کی سازشیں آشکارا کیں تو دشمن پر ہذیانی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ بجائے دلائل سے بات سننے اور اس کا جواب دینے کے مولانا کو طعن و تشنیع کرتے رہے اور اپنی کتب اور رسائل کے اندر سوقیانہ اور زنانہ باتیں لکھنے لگے، چنانچہ ہفت روزہ اسد لاہور ۱۸ دسمبر کے شمارے میں یوں ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔

"ہم حق نواز جھنگوی اور ان کے فسادی گروہ کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ تخریب کاری سے باز آجائیں۔ ورنہ پاکستان کے عوام انہیں واپس ان کے آقاؤں کے پاس دھکیل دیں گے۔ (۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ء ہفت روزہ "اسد" لاہور)

اور اسی ہفت روزے کے اندر یوں بھی لکھا گیا ہے "حق نواز جھنگوی کو کھلا چیلنج"

"ہم ایک عرصے سے آپ کی ہفوات سُن رہے ہیں۔ خیال تھا کہ آپ شاید سنبھل جائیں مگر دن بدن شُترِ بے مہار کی طرح اپنی مذموم

روش میں تیزی ہی اختیار کئے جا رہے ہیں ہماری خاموشی محض وطنِ عزیز اور ملتِ اسلامیہ کے وسیع تر مفاد کے پیشِ نظر رہی جس سے آپ ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے اور کافر کافر شیعہ کافر کی اسلام سوز نعرہ بازی سے اپنی دکان چمکاتے رہے۔ آپ کے مبلغ علم سے بھی ہم خوب واقف ہیں کہ آپ اپنے مسلّمات سے قطعاً نابلد ہیں لہٰذا آپ کی اس حقیقت کو عریاں کرنے کے لئے اب ہم مجبور ہیں اور آپ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اصولِ مناظرہ کے تحت شرائط طے کر کے میدان میں آئیے۔ موضوع ایمان اور اسلام ہو گا۔ پھر دنیا دیکھ لے گی کہ تمہارا ایمان و اسلام ثابت ہو گا یا شیعہ کا (سید بشیر حسین بخاری الشیعی صدر مرکزِ تحقیقاتِ اسلامیہ بلاک نمبر ۲۰ سرگودھا)

(ہفت روزہ اسد لاہور ۱۸ رجون ۱۹۸۶ء)

## شیعت چونک گئی

شیعہ کے بے لگام مولویوں، بدزبان لیڈروں اور یاوہ گو ذاکروں نے مزید جو کچھ لکھا وہ یہ ہے۔

"تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ پاکستان ضلع خوشاب کے جنرل سیکرٹری ممتاز حسین بھٹی اور ضلعی سیکرٹری نشر و اشاعت ملک غلام عباس نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ ہم مسلمانوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے اسلام دشمن عناصر کو اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ہم بخوبی آگاہ ہیں کہ کچھ عرصہ سے ایک منظم سازش سے پورے ملک میں چند مفاد پرست نام نہاد مولوی ملّتِ اسلامیہ کے درمیان تفرقہ کی فضا پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔ اپنی تقاریر میں غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے کبھی کافر کافر سنّی کافر اور کبھی کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے لگا کر حقیقی مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والے خود تو کافر ہو سکتے ہیں مگر اسلام کے ٹھیکیدار نہیں بن سکتے۔ انہوں نے گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں ایک شر پسند

مولوی کی تقریر کی پُر زور مذمت کی اور حکومتِ پنجاب کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا کہ پنجاب کی حکومت مسلمانوں کو آپس میں دست و گریبان کرنے کے لئے ایسے نام نہاد مولویوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ ہم حکومتِ پنجاب کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی ملک دشمن حرکات سے باز رہے ورنہ اس اختلاف کی آگ میں خود بھی جلے گی۔

(ہفت روزہ اسد لاہور ۲ تا ۱۰ فروری ۱۹۹۰ء)

## شیعت کا ہذیان

ہفت روزہ شیعہ لاہور کا ایڈیٹر ایک "نیا ڈرامہ" کے زیرِ عنوان یوں جھوٹ لکھتا ہے:۔

"حکومتِ پنجاب کی توجہ کافی عرصہ سے اس امر کی طرف منعطف کرائی جاتی رہی کہ انتظامیہ مولوی حق نواز جھنگوی پر نظر رکھے جو ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکا ہے۔ بعض لوگوں کو فسادات کرانے کے فن میں ید طولیٰ حاصل ہوتا ہے۔ آج کل اس میدان میں مولوی جھنگوی دندناتے پھر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں راولپنڈی کے بنی چوک میں حاجی پرویز خان قائم مقام میئر کارپوریشن کی زیرِ صدارت ایک جلسہ منعقد کر کے مولوی جھنگوی صاحب نے شیعوں کو خوب گالیاں دیں۔ اور بزرگانِ دین کی کردار کشی کی جس کا ریکارڈ انتظامیہ کے پاس ہوگا لیکن شیعہ تو نہ کبھی اشتعال میں آتے ہیں نہ قاتلوں اور مفسدوں میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں۔ امیرِ شام کے دورِ تبرا سے آج تک وہ اسی مسلک پر قائم ہیں۔ اب ایک ایسے موقع پر جب کہ عدم اعتماد کی تحریک کی وجہ سے ملک میں غیر یقینی صورتِ حال ہے، موقعہ کو غنیمت سمجھ کر مولوی جھنگوی نے کار پر قاتلانہ حملے کا ڈرامہ رچایا ہے اور اپنی رپٹ میں ایسے لوگوں کو ملوث کرنے کی جسارت کی ہے جو قاتلوں کے نہیں بلکہ مقتولوں اور مظلوموں

کے ساتھی اور حامی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پلان کسی اعلیٰ سطح پر تیار کیا گیا ہے۔" (ہفت روزہ شیعہ لاہور)

## شیعیت نے گھٹنے ٹیک دیئے

مولانا مرحوم و مغفور نے شیعیت کے بوسیدہ محلات کی دیواریں جوں جوں گرانے کی سکیم تیار فرمائی اور جوں جوں اپنی جانباز فورس کو اس سلسلہ میں متوجہ کرتے گئے توں توں شیعیت پاکستان کی سرزمین پر ذلیل ہوتی چلی گئی۔ جب مولانا کے طوفانی ریلے کے مقابلے سے شیعیت عاجز اور بے بس ہو گئی تو پھر اپنے جلسوں میں اور نجی طور پر مولانا کے پروگرام پر پابندی اور قدغن لگانے کے مطالبات شروع کر دیئے۔ چنانچہ ہفت روزہ اسد لاہور کی عبارت درج ذیل ہے۔

"فسادی ملاں حق نواز جھنگوی کی فرقہ وارانہ تنظیم انجمن سپاہ صحابہؓ پر پابندی عائد کی جائے اور اس تنظیم کے سرپرست ملاں حق نواز جھنگوی کو فوراً گرفتار کر کے اس کے منہ میں لگام دی جائے اس لئے کہ وہ اس تنظیم کے ذریعے توہین صحابہؓ کا سبب بن رہا ہے اور ملک میں غنڈہ گردی بدامنی اور فرقہ واریت پھیلا رہا ہے جو کہ پاکستان میں جمہوریت اور ملکی سالمیت کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے۔ (ہفت روزہ اسد لاہور ۹ جنوری ۱۹۹۱ء)

## جنرل ضیاء الحق نے درگزر کر دیا

ہفت روزہ شیعہ رسالہ لاہور میں یہ بیان موجود ہے:۔

"جھنگ کے ایک فسادی مولوی حق نواز جھنگوی جن کے خلاف قتل اور اقدام قتل سمیت دیگر سنگین جرائم میں ملوث ہونے پر ایک درجن سے زائد مقدمات درج ہیں، نے گزشتہ دنوں شیخوپورہ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹ نکاتی

اشتراکِ عمل اور "دس نکاتی "اعلامیہ وحدت"، ان کے خیال میں مسلمانوں کے خلاف سازش ہے، یاد رہے کہ مولوی جھنگوی اب تک ۵ سے زائد شیعہ اور سُنّی مسلمانوں کو اپنے نام نہاد مشن کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں اور سابقہ دور میں جنرل ضیاءؔ کے حکم پر اس وقت کے ڈویژنل کمشنر فیصل آباد نے جھنگ کی ضلعی انتظامیہ کو ان کی سرگرمیوں پہ درگزر سے کام لینے کا حکم دیا تھا"

(ہفت روزہ رضاکار لاہور ۲۴ تا ۳۱ جنوری ۱۹۹۰)

## سپاہِ صحابہؓ پر پابندی کا مطالبہ

منتظر شیعہ آرگنائزیشن بھکّر کا درج ذیل بیان بھی شیعت کی بوکھلاہٹ کی واضح اور بیّن دلیل ہے، ہفت روزہ شیعہ لاہور یکم فروری ۱۹۹۰ء کے شمارہ میں یہ عنوان ہے۔ "عظمتِ اہلِ بیت کے منکروں سے جہاد کیا جائے گا"

لکھا ہے کہ

"منتظر شیعہ آرگنائزیشن بھکر کے صدر صابر حسین حیدری نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی کی سخت مذمت کی ہے اور کانگرسی ایجنٹوں حق نواز جھنگوی اور منظور چنیوٹی کی ملت جعفریہ کے خلاف بے بنیاد الزامات کی سخت مذمت کی ہے۔ صابر حسین حیدری نے کہا کہ یہ درباری ملّاں پاکستان کے امن وامان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر شیعہ سُنّی بھائیوں کو لڑانا چاہتے ہیں M.S.O کے جیالے نوجوان نجدی ملّاؤں کی اسلام دشمن حرکتوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فرقہ وارانہ تنظیم سپاہ صحابہؓ پہ پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم

محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے غلام ہیں، ہماری ناصبیت کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے ملّتِ جعفریہ پر زور دیا کہ وہ قائد ملّتِ جعفریہ آقائے موسوی کی قیادت میں شیعہ حقوق کے حصول کے لئے متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا جو بھی یا علی مدد اور عظمتِ اہلِ بیت کا منکر ہوگا ہمارا اس کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔"

(ہفت روزہ شیعہ لاہور یکم فروری ۱۹۹۰ء)

درج بالا شیعہ رسائل کے حوالہ جات ہم نے پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، یادگارِ اسلاف، لثانئ حضرت شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت فیوضہم کی کتاب مذہب اہل السنت والجماعت اور مولانا حق نوازؒ کی شہادت" (اور رسالہ حق چار یارؓ مارچ اپریل ۱۹۹۰ء سے لئے ہیں، اصل مراجع کے لئے "تحریک خدّام اہل السنت پاکستان" کی کسی ذیلی شاخ سے یہ رسالہ اور کتاب طلب کی جا سکتی ہے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدّام اہل سنت پاکستان "مولانا حق نوازؒ جھنگوی کی شہادت" کے صفحہ ۲۴ پر رقم طراز ہیں کہ اہل تشیع کے مذہبی جرائد و اخبارات بھی مولانا جھنگوی مرحوم کے خلاف اشتعال انگیز بیانات دیتے رہے ہیں چنانچہ (۱) ہفت روزہ اسد لاہور نے بعنوان "حق نواز جھنگوی کی فتنہ انگیزی" ایک مستقل اداریہ لکھا ہے جس کے اقتباسات حسبِ ذیل ہیں (۱) حق نواز جھنگوی کا تعلق اسی گروہ سے ہے جس نے آج تک پاکستان کے وجود کو صدقِ دل سے تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ اس گروہ نے قیامِ پاکستان کے وقت اس کی کھل کر مخالفت کی تھی۔ (ب) علامہ حق نواز جھنگوی نے ایک تخریب کار جماعت "سپاہِ صحابہؓ" کی بنیاد رکھی جس کا واحد مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دی جائے تاکہ اس ملک میں خانہ جنگی کی صورت پیدا کی جائے اور ملک کے حصّے بخرے ہو جائیں (ج) ہم حق نواز جھنگوی اور ان کے فسادی گروہ

کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ تخریب کاری سے باز آجائیں ورنہ پاکستان کے عوام انہیں واپس ان کے آقاؤں کے پاس دھکیل دیں گے۔ (ہفت روزہ اسد لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ بحوالہ حق نواز جھنگوی کی شہادت مؤلفہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال)

## کافر کافر شیعہ کافر کیوں کہا؟

مشہور شیعہ مجتہد بقول حضرت قاضی صاحب مدظلہ، ماتمی مجتہد

محمد حسین ڈھکو آف سرگودھا نے یکم جون ۱۹۹۰ء مہاجرین امام باڑہ چکوال میں تقریر کی۔ اس کی تقریر کیا تھی بس جھوٹ، مکذوبات، افترائات کا پلندہ ہے اور چوں چوں کا مربہ۔ اس تقریر کے اندر اُس نے کہا کہ آج مسلمانوں کو کافر بنانا ہمارا محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ بات بات پہ کافر، ہر چیز پہ کافر۔ نہ کوئی اصولی اختلاف نہ فروعی اختلاف۔ کسی بات پہ ذرا جھگڑا ہو جاتے تو کفر سے نیچے ہمارے پاس کوئی فتویٰ نہیں ہے اگرچہ مولوی صاحبان کے کفر کے فتوؤں سے کوئی بھی دنیا کا مسلمان نہیں بچتا، یقیناً سب سے بڑھ کر آج اس فتوے کا نشانہ ہماری قوم اور ملت مسلمہ جعفریہ کو بنایا گیا ہے۔ دیواروں پہ دیکھ لو تو یہی نظر آئے گا کہ کافر کافر شیعہ کافر۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ذرا یہ تو بتاؤ کہ ہم پر تہ لہ گرانے کا سبب کیا ہے، یہ کافر کافر کی رٹ لگانے کا باعث کیا ہے؟ الخ بحوالہ ماہنامہ حق چار یارؓ صفحہ ۱۲ سے لے کر صفحہ ۵۵ تک محمد حسین ڈھکو کی خرافات اور ان کا جواب دیا گیا ہے یہ مفصل مضمون اہل قبلہ کون؟ کے عنوان سے حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے رقم فرمایا ہے۔ (ماہنامہ حق چار یارؓ جون جولائی ۱۹۹۰ء ج ۲)

## یہ نعرہ ردّ عمل ہے شیعہ کے کفریات کا

قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان، جو اپنی ٹھوس اور مثبت پالیسی اور حکمتِ عملی کے مطابق ردّ شیعیت اور مدح اصحابِ رسول ﷺ پہ کام کر رہے ہیں۔ محمد حسین ڈھکو کی تردید اور مولانا حق نواز جھنگوی مرحوم کی تائید میں اسی ماہنامہ

کے مضمون اہل قبلہ کون ؟ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"مولانا حق نواز صاحب جھنگوی شہید مرحوم جب شیعہ مذہب کی جدید و قدیم عبارتوں سے مطلع ہوئے تو انہوں نے حقیقتی صحابہؓ اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دفاع میں انجمن سپاہ صحابہؓ کے نام سے ایک تنظیم قائم کی اور اپنی تقریروں میں انہوں نے اہل السنت والجماعت کے سامنے شیعہ مصنفین کی تکفیری عبارتیں پیش کیں اور اس کے ردِ عمل میں انہوں نے تکفیر شیعہ کا عنوان قائم کیا۔ (ماہنامہ حق چار یارؓ جون جولائی ۱۹۹۰ء) صد ۳۹ بعنوان مولانا حق نواز شہیدؒ)

## مولانا جھنگوی کی بیوہ کو دھمکیاں

جھنگ ۵ مارچ۔ انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا حق نواز جھنگوی کی بیوہ کو ٹیلی فون پر قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں، جس سے وہ مزید خوفزدہ ہو گئی ہیں۔ مولانا کی بیوہ نے نمائندہ "مشرق" کو بتایا کہ انہیں مختلف ٹیلی فون موصول ہوئے ہیں جن میں فون کرنے والے نامعلوم افراد نے فحش گفتگو کی اور بعد میں انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز کے بعد اب تمہارے بڑے بیٹے اظہار الحق کی باری ہے۔ تیار ہو جاؤ۔ ہم تمہارے خاندان کو ختم کر دیں گے۔ انہوں نے یہ تمام باتیں انجمن سپاہ صحابہؓ کے دفتر میں فوری طور پر فون کر کے بتا دیں۔ انہیں کچھ علم نہیں کہ مقامی انتظامیہ نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے (روزنامہ مشرق لاہور ۶ مارچ ۱۹۹۰ء بحوالہ ماہنامہ حق چار یارؓ صد ۵)

## یہ مذہبی دشمنوں کی کارروائی ہے

حضرت اقدس قاضی صاحب فرماتے ہیں:۔

"بیوہ محترمہ کو یہ دھمکیاں بھارت کی تنظیم "را" کے تخریب کاروں کی طرف سے ہیں یا شہر جھنگ سے ہی

مخالفین یہ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ غیر ملکی تخریب کاروں کو ان کی بیوہ کو دھمکیاں دینے سے کیا مطلب، یہ مرحوم کے مذہبی دشمنوں کی کارروائی ہے۔" (ماہنامہ حق چار یارؓ ماہ مارچ اپریل ۱۹۹۰ء)

## علماء کرام کو دھمکیاں

حضرت قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ دوسنیؔ علماؔ کو بھی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ چنانچہ ایک سُنی مولانا کے نام جو خط آیا ہے۔ اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

۱:۔ آپ سنائیں آپ کا کیا حال ہے اور تمہارے جھنگوی کا کیا حال ہے۔ آپ اپنی حرکات سے باز آجائیں ورنہ تمہارا حال بھی احسان اللہ فاروقی، علامہ ظہیر اور جھنگوی سے زیادہ بھیانک اور عبرت ناک ہوگا۔ پہلا ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہمارا دین جو سچا ہے اور حق پر ہے قبول کر کے اس کے مبلغ بن جاؤ۔

۲:۔ آخری مشورہ یہ ہے کہ اگر تمام مشوروں سے کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہو تو پھر اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم اپنے بڑے آمر کا حشر دیکھ چکے ہو، ساتھ اپنے چھ جرنیلوں اور ساتھیوں کا بھی بیڑہ غرق کرایا۔ یہ شخص بھی ہمارے خلیفہ حسینی کو شہید کر کے ملک میں فقہ حنفی نافذ کرنے والا تھا۔ پھر اس کا اپنے تینتیس ساتھیوں سمیت جو حشر کیا گیا وہ تمہارے سامنے ہے۔

۳:۔ تم زیادہ ہو لیکن تمہارے اُوپر ہم غالب ہیں کیونکہ زیادہ پر حکومت ہماری ہے۔ صدر امام خمینی کو ماننے والا ہے۔ کوئی کسی ملک سے صدر امام کے جنازے پر نہیں گیا لیکن صرف ہمارا صدر گیا ہے کیونکہ یہ ہمارے سچے مذہب کا پیروکار ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ چیف آف دی آرمی سٹاف ہمارے مذہب کے پیروکار اور تمام اعلیٰ عہدوں پر افسران ہمارے مذہب کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

۴۔ اور وہ وقت آنے والا ہے کہ تمہاری اس مسجد میں مجلس عزا ہوگی۔ امام خمینی پر درود پڑھا کریں گے۔ اس لئے پروفیسر ساجد میر کی طرح تم بھی ہماری بات مان لو۔ ورنہ ہمارا پانچواں منصوبہ تیار ہے۔ رمضان کے روزے تمہیں نصیب نہیں ہونے دیں گے۔ اگر تم لوگوں نے جلوس بند نہ کئے تو ۲۳ مارچ سے پہلے پہلے ان کا یا کچھ کا تمہارے سمیت حشر جھنگوی سے بھی خطرناک ہوگا۔

(من جانب غلام وخادمین موسوی ونقوی)

## موت وحیات اللہ کے اختیار میں ہے

حضرت اقدس قاضی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ موت و حیات تو قادرِ مطلق کے قبضہ میں ہے لیکن یہ دھمکیاں تو سنی علماء کو ان کے مذہبی دشمنوں کی طرف سے ہی دی جارہی ہیں۔ بیرونی بھارتی تخریب کاری کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہرحال سُنّی علمائے کرام کو اپنے مقصد کی طرف مضبوطی سے گامزن رہنا چاہیئے۔ (مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت ص۲۹)

## شیعت کی کارستانیاں

آپ نے شیعہ کے لیڈروں، ذاکروں، مولویوں مجتہدوں، ماتمیوں اور ورکروں کی ہفوات اور خرافات کو بحوالہ ملاحظہ فرمایا کہ شیعہ قوم چیخ اٹھی کہ ہمیں حق نواز کافر کہتا ہے۔ ہمیں کفر کے فتوے سنائے جاتے ہیں اور سُنّی نوجوانوں سے دیواروں پر لکھوائے جاتے ہیں اور شیعہ نے اپنا بھرم رکھنے کے لئے مولانا مرحوم کو تخریب کار فتنہ پرداز تک کہا۔ اور جو کچھ بھی اس کے علاوہ ان غلیظ لوگوں کی زبانوں سے نکلا اور ان کے ملذوبات سے بھرے ہوئے دلوں نے اگلا اور جو اُن کی قلموں نے لکھا وہ ہم اسی اس تحریر میں لکھ چکے ہیں۔۔ لیکن آپ ٹھنڈے دماغ سے سوچئے، دل پر ہاتھ رکھ کر ذرا اندازہ فرمایئے کہ مولانا جھنگوی کا تشدد ان کی حق گوئی و بے باکی ان کی جرأت وبہادری کیا ذاتیات پر مبنی تھی یا حقائق پر؟ تو جب آپ منصفانہ طور پر معلوم کریں گے تو یاد رہوگا کہ مسلمانوں

کے عقائد ونظریات پر شیعت نے اہل بیت عظام کی محبت کی آڑ میں شب خون مارنے کی بزدلانہ جرأت کی جس کا خمیازہ صرف پاکستانی شیعہ ذاکروں، مصنفوں اور لیڈروں کو ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے شیعت کو بھگتنا پڑا اور یہ خمیازہ یہ متعہ کی اولاد قیامت تک بھگتتی رہے گی سے

ہم کل بھی سردار صداقت کے امیں تھے
ہم آج بھی اعلان حق سر عام کریں گے

## شیعہ مذہب نے کیا گل کھلائے

اب شیعہ قوم کے مبلغین اور ذاکرین ان عبارات کو ٹھنڈے دماغ اور حوصلے کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں جن کی بنا پر حضرت جھنگوی رحؒ انہیں "کافر کافر شیعہ کافر" کہتے تھے اور آج پاکستان کے چپے چپے پہ بچے بچے سے سُنا جاسکتا ہے آپ ان عبارات کو ملاحظہ فرمائیں۔ اصول کافی کتاب الحجہ ج ۱ ص ۲۲۸ پر حضرت جابر کی روایت لکھی ہے۔

عن جابر قال سمعت اباجعفر علیہ السلام یقول ما ادعی احدٌ من النّاس انّہ جمع القرآن کلّہ کما انزل الاکذب وما جمعہ وحفظہ کما نزّلہ اللہ تعالیٰ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ علیہ السلام (ص ۲۲۸)

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس نے سارا قرآن اس طرح جمع کیا ہو جیسا کہ یہ نازل ہوا ہے۔ جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے، اس (قرآن) کو نزول کے مطابق نہ کسی نے جمع کیا نہ کسی نے یاد کیا، مگر علی ابن ابی طالب نے اور ان کے بعد آنے والے ائمہؑ نے۔

۲۔ اصول کافی میں ہے :۔ فاذا قام القائم قرئ کتاب اللہ عزوجل علیٰ حدہ واخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام اصول کافی ج ۲ ص ۶۳۲

جب امام مہدی آئیں گے تو اس وقت قرآن اپنی اصل پر پڑھا جائے گا اور وہ

قرآن لایا جائے گا جو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔

۳۔ اِنَّ اللہ اصطفیٰ آدم ونوحًا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین

علی ابن ابراھیم قمی

شیعی مفسر نے لکھا کہ یہاں آلِ محمد بھی تھا۔ جو نکال دیا گیا ہے۔

۴۔ ولقد عھدنا اِلیٰ آدم من قبل فنسی ولم نجد لہٗ عزما

امام جعفر صادق سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے، کہ اور ہم نے آدم کو پہلے سے محمدؐ، علی، حسن، فاطمہ، حسین اور ان کی ذریت کے ائمہ کے بارے میں حکم دیا تھا سو آدم بھول گئے۔ خدا کی قسم حضورؐ پر یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔

## کیا یہ قرآن کے محافظ ہیں؟

آپ نے قرآن پاک سے متعلق شیعہ کی قدیم روایات ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔ اصول کافی وغیرہ شیعہ کی اصل الاصول کتب ہیں جن پر اس مذہب کی بنیاد و نہاد ہے اور اس کتاب میں تحریف کے عقیدے کو صراحۃً تسلیم کیا گیا ہے اور یہ لکھا گیا ہے کہ اس قرآن سے فلاں آیت کاٹی گئی۔ فلاں مقام سے فلاں الفاظ نکالے گئے، تو قرآنِ کریم کے اندر کمی بیشی ماننے والے قرآن کے محافظ ہوئے یا اس نبوی سرمایہ کو اور کلام ربانی کو محرف و مبدل مان کر مذہبی چور اور ڈاکو۔؟ ان عبارات سے بھی شیعہ کا کفر ننگا ہو گیا ہے۔

شیعہ کی چوٹی کی کتاب فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب علامہ حسین بن محمد تقی کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر قرآن کو محرف اور مبدل ثابت کرنے کی ناکام جسارت کی العیاذ باللہ

سرگودھا کے محمد حسین ڈھکو نے لکھا ہے کہ اصل قرآن میں بارہ اماموں کے نام وغیرہ بھی تھے لیکن وہ نکال دیئے گئے ہیں! اور انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ ہمارے بعض علماء تحریف قرآن کے قائل ہیں (احسن الفوائد ص ۷۹۱

بحوالہ عظیم فتنہ مولفہ قاضی مظہر حسین صاحب) اسی طرح ایک شیعہ مرزا احمد علی امرتسری نے لکھا کہ میں بھی قرآن جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں (الانصاف)

## ایران کا شائع شدہ قرآن کیوں ضبط کیا گیا

شیعہ قرآن مجید الہامی کتاب الہی کو صحیح تسلیم نہیں کرتے چنانچہ ایران کے خونخوار مذہبی بھیڑیوں نے خونی انقلاب کے بعد قرآن پاک کا تحریف شدہ نسخہ شائع کیا جس کو صدر ضیاء الحق مرحوم کی حکومت نے ضبط کرنے کا حکم فرمایا تھا۔۔۔ ”چنانچہ روزنامہ مشرق جو ٹرسٹ آف پاکستان کا حکومتی اخبار ہے“ اس میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی۔

”حکومت پاکستان نے ادارہ سازمان چیپ انتشارات جاوداں (ایران) کا شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۴ کی تمام کاپیاں اعراب کی اغلاط جو قرآن پاک کے مصدقہ اور قابل قبول نسخہ کے خلاف ہے کی بنا پر ضبط کر لی ہیں۔ اس سے پاکستان میں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں حکومت نے قرآن پاک نمبر ۴ کی تمام کاپیاں بھی فوری طور پر ضبط کر لی ہیں“

(روزنامہ مشرق لاہور ۲ اردسمبر ۱۹۸۷ء)

شیعہ مذہب کے رہنما ذرا اپنی ان اداؤں پر بھی غور فرمائیں کہ وہ کیا کرتے آئے ہیں اور مذہبی قزاق بن کر بھروپیوں کی طرح کس طرح قرآن وسنت کے مسلمات کو چیلنج کرتے آئے ہیں اور فی زمانہ بھی وہ اپنی اسی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے آرہے ہیں (والله الهادی) اسی وجہ سے تو مولانا حق نواز مرحوم اور سارے سنی مذہبی علماء و رہنما شیعت کے کفر پر اتفاق کر چکے ہیں۔

## نبی پاکؐ امام مہدی کے مُرید ہوں گے

شیعہ کی مشہور و معروف کتاب حق الیقین مطبوعہ تہران کے بدلگام، بدطینت مصنّف ملّا باقر مجلسی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا مرتبہ بھی کم کر دیا، اور اس بدبخت نے اپنی بدنام زمانہ تصنیف میں لکھا ہے کہ رسولؐ اللہ امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ حق الیقین صفحہ ۳۴۷ ج ۲ پر یوں ہے۔ "چوں قائم آل محمد بیروں آید خدا اورا یاری کند اوّل کیکہ باد بیعت کند محمد باشد" العیاذ باللہ، کہ امام مہدی جب غار سے باہر آئیں گے تو سب سے پہلے حضرت محمدؐ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

## چار مرتبہ متعہ اور مقام رسُول اللہ

ایک دوسرا بدبخت و بدنصیب شیعہ مصنّف مُلّا فتح اللہ کاشانی تفسیر منہج الصادقین کے اندر لکھتا ہے۔ کہ جو ایک مرتبہ متعہ کرے گا اس کا درجہ حسین کا درجہ ہے جو دو مرتبہ متعہ کرے گا اس کو حضرت حسن کا درجہ مل گیا اور تین مرتبہ متعہ کرتے والے کو حضرت علی کا درجہ مل گیا اور لکھا ہے کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چار مرتبہ متعہ کیا اس کو میرا رُتبہ مل گیا ہے۔

## خمینی کی ہفوہ

خمینی صاحب بانی خونی شیعی انقلاب ایران ملعون اپنی کتاب الحکومت الاسلامیہ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اماموں کو وہ رتبہ حاصل ہے جو کسی مقرب فرشتہ اور نبی مُرسل کو کبھی حاصل نہیں (استغفرُ اللہ)

## مُلاّ باقر مجلسی خمینی کی نظر میں

ملاّ باقر مجلسی جیسے شیعہ اپنے لئے باعثِ صد افتخار جانتے ہیں، اور جسے خونی انقلاب کے رہنما خمینی ایرانی نے اپنی تائید سے نوازا ہے۔ اس بدفطرت انسان نے حضرت عائشہ رضؓ کے بارے میں یوں لکھا ہے، "چوں قائم ما ظاہر شود، عائشہ را زندہ کند تا برا وحد بزند و انتقام فاطمہ از و بکشد"، حق الیقین ص ۳۴۷ اسی بدبخت مصنف ملعون و مردود نے لکھا ہے کہ عائشہ غدّارہ اور حضرت حفصہ رضؓ و عائشہ رضؓ کے بارے میں لکھا ہے "آں دو منافقہ۔ حیات القلوب ص ۷۴۵ ج ۲۔

یہ عبارت پڑھ کر ایک عام آدمی کا دل دہلنے لگتا ہے۔ وجود کانپنے لگتا ہے، جسم مرتعش ہوجاتا ہے، دماغ کی ہنڈیا اُبلنے لگتی ہے۔ تو ایسی بدفطرت، بدبخت و بدنصیب شخصیات کو جنہوں نے اللہ کی سچی کتاب کو معاف نہیں کیا، جنہوں نے ساری کائنات کے سردار رحمتِ دو جہاں ﷺ کو معاف نہیں کیا، جنہوں نے صدیقہ کائنات کو معاف نہیں کیا۔ ایسے غلیظ اور نجس العین لوگوں کو تمغوں اور ایوارڈوں سے نہیں نوازا جاسکتا بلکہ ان کے لئے حق نواز مرحوم کی زبان ہی مناسب اور جرأت مندانہ فعل ہے۔

ملاّ باقر مجلسی کے بارے میں خمینی لکھتا ہے "وہ فارسی کتابیں جو مجلسی مرحوم نے ایرانی لوگوں کے لئے لکھی ہیں انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور ایسی بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو (کشف الاسرار ص ۱۲۱)

## شیرانی میاں ہوش کے ناخن لیں

مولانا محمد خان شیرانی جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمان گروپ کے اس وقت پارلیمانی لیڈر ہیں جو صاف اور دو ٹوک

لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ شیعہ نواز اور ایران کے ایجنٹ ہیں۔ ان کی ایک
کیسٹ ہم نے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب دامت برکاتہ
کے پاس سُنی جس میں انہوں نے خمینی کی پُر زور تائید کی اور کہا کہ خمینی نے صحابہؓ
کے خلاف کچھ نہیں کہا، میں نے خمینی کی کشف الاسرار و حکومت الاسلامیہ کو پڑھا
ہے۔ مولوی حضرات فرقہ وارانہ باتیں خواہ مخواہ مشتعل کرنے کے لئے کرتے ہیں
میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے واقعی خمینی کی کشف الاسرار اور حکومت الاسلامیہ
کا مطالعہ کیا ہے یا جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر تو آپ نے مطالعہ کیا تو ذرا
ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں لکھتا ہے "آنہائیکہ
سالہا در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانده بردند و دسته بندیہا مے کردند
ممکن نبود بگفته قرآن از کار خود دست بردارند بر ہر حیلہ بود کار خود را انجام
مے دادند (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

ترجمہ:- وہ لوگ جو کئی سالوں سے اپنی حکومت کے طمع میں اپنے آپ
کو دین پیغمبر سے چپکائے بیٹھے تھے اور انہوں نے گروہ بندی کر رکھی تھی ناممکن
تھا کہ قرآن کے الفاظ سے اپنے کام سے باز آجائیں جس طرح بھی ہو سکے
انہیں اپنے کاموں کو سر انجام دینا تھا۔

۲:- آنہائیکہ جز برائے دنیا و ریاست با اسلام و قرآن سر و کار
نداشتند و قرآن را وسیلۂ اجرا نیات فاسد خود فاسد کردہ بودند
(کشف الاسرار ص ۱۱۴)

ترجمہ:- وہ لوگ جو دنیا اور حکومت کے سوا اسلام اور قرآن سے
کچھ سروکار نہ رکھتے تھے اور قرآن کو اپنی بری نیّتوں کے چلانے کا وسیلہ
بنائے بیٹھے تھے۔

۳- اسی کتاب کے اسی مذکورہ صفحہ کے آخر میں وہ مخالفتہا ئے

ابوبکر بالبعض قرآن"

پھر ص ۱۱۷ پر مخالفت عمرؓ با قرآن خدا، لکھا ہوا ہے۔ کیا خمینی نے کچھ نہیں لکھا؟ عبرت، عبرت۔

## کاش کہ آج حق نواز ہوتے

اگر مولانا جھنگوی مرحوم کی زندگی میں شیرانی صاحب یہ جرأت کرتے تو مولانا مرحوم انہیں اپنے انجام تک پہنچا دیتے۔ مولانا مرحوم نے تو اس شیعت کے مسئلہ پر مولانا فضل الرحمان صاحب کو بھی معاف نہیں کیا۔ شیرانی صاحب کس باغ کی مولی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے ورنہ یہ شخص مسلک حق کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ جس نے شریعت کمیٹی کے جلاسوں کے دوران ساجد نقوی قائد تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ اور ساری دنیائے سنیت کے بلند سروں کو خاک میں ملا دیا اور مذہب کا بیڑا غرق کر دیا۔۔۔ تحریک خدام اہل السنت پاکستان اور سپاہ صحابہ پاکستان نے اپنے اپنے رسالوں میں ان کی مذمت کی ہے لیکن یہ شخص ہے کہ جس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما ہمارے دوست صاحبزادہ امجد خان صاحب نے بھی انارکلی لاہور کی دوران بیٹیا کانفرنس" میں ان کے اس شنیع فعل کی علی الاعلان مذمت کی ہے۔ بہرحال مذہب و مسلک کے نام پر کوئی بھی گڑبڑ کرے اس کی گرفت ضروری ہے۔۔۔ جو مولانا حق نوازؒ کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا۔ آل پاکستان شیرانوالہ باغ لاہور کے اجلاس میں جب سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے اس سلسلہ میں شیرانی صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے قیل و قال سے کام لیا اور یوں مطمئن کرنے کے لئے ایک گپ شپ کر دی کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جس نے جنازہ پڑھایا اسے کیا کہو گے؟ جو عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق تو ہو سکتا ہے لیکن

اس سے گلو خلاصی نہیں ہو سکتی۔

## کیا اب بھی شیعہ کے کفر میں شک ہے

گزشتہ صفحات میں ملا باقر مجلسی ممدوح خمینی ایرانی اور شیعہ کے امام خمینی ملا فتح اللہ کاشانی کی کفریہ عبارت سے شیعہ کفر بالکل ننگا ہو چکا ہے اس لئے مولانا حق نواز مرحوم ان کے خلاف تکفیری مہم چلا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس مشن کو کامیاب فرمائے اور ان کی کاوشوں کا نتیجہ برآمد ہو اور ان کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

## پاکستانی شیعہ کی صحابہ دشمنی پر خاموشی کیوں؟

شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو آف سرگودھا اپنی بدنام زمانہ کتاب تجلیات میں لکھتے ہیں کہ ہم ان کو "ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ" دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیات صداقت طبع اول ص۲۱ ناشر انجمن حیدری چکوال و طبع دوم ص۲۱۶)

اور یہی بدفطرت مصنف لکھتے ہیں "ان تمام صفات مذکورہ فی الآیات سے اصحاب ثلاثہ کے دامن خالی نظر آتے ہیں۔ نہ ان کے دامن میں ایمان کی دولت تھی نہ ان کے پاس خالص لوجہ اللہ ہجرت کا ذخیرہ ہے اور نہ ان کے ہاں کسی مالی و جانی جہاد کا ثبوت ملتا ہے (ایضاً طبع اول ص۶۶ طبع دوم ص۸۳)

یہی مصنف لکھتے ہیں ثلاثہ (ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ) کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا (ایضاً ص۹۵ اور لکھا ہے کہ شیعہ حضرت عمرؓ کو مومن نہیں جانتے ص۱۸۱) یہی مصنف لکھتے ہیں کہ جناب امیر خلافت ثلاثہ کو غاصبانہ و جابرانہ اور خلفائے ثلاثہ کو گنہگار، کذاب، غدار، خیانت کار

ظالم وغاصب اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافت بنو یہ کا حقدار سمجھتے تھے (الیضاً صت ۲۰۶)

یہی ملعون ومردود مصنّف حضرت امی عائشہ رضہ صدیقہ کے بارے میں لکھتا ہے کہ ان کا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کا "ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور ہے"۔ یعنی مومنوں کی ماں ہیں مگر مومنہ نہیں تھیں العیاذ باللہ نقل کفر کفر نباشد (الیضاً صت ۷۸)

## حسین بخش کی جسارت

حسین بخش جاڑہ شیعہ کے بہت بڑے گرو ہیں۔ مناظرہ لبغداد نامی بدنام زمانہ کتاب میں لکھتے ہیں "یہ لوگ (ثلاثہ) دل وجان سے مومن نہیں تھے، البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ (مناظرہ لبغداد صت ۵۷) یہی بے لگام مصنّف ایسی صفت کے مالک لکھتے ہیں کہ "خالد سیف اللہ نہیں سیف الشیطان تھا (الیضاً صت ۱۰۰)

## غلام حسین کی مکروہ جسارتیں

غلام حسین نجفی مشہور ومعروف شیعی عالم ہیں جو دن رات اصحاب رسول کے خلاف ذہن سازی کرتے رہتے ہیں۔ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن ایچ بلاک لاہور کے استاد ہیں، وہاں کے طلباء کے اندر جتنی بھی سبّ صحابہ کوٹ کر بھری گئی ہے وہ ان کی دن رات کی محنت کا نتیجہ ہے اور ان کی باتیں دلائل سے ہٹ کر گالم گلوچ اور سبّ وشتم پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہ منہ پھٹ شیعی عالم ہیں جو تحریروں اور تقریروں میں صحابہ کرام رضہ کے خلاف زہر اگلنے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ انہوں نے سہم مسموم نامی کتاب لکھ کر شیعیت کے مسموم ومذموم نظریات کو واضح کر دیا ہے اور اس میں

ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ اصحاب رسُول کے خلاف کتنا زہر اگلا گیا ہے مثلاً بعض خرافات جو اس کتاب میں لکھی ہوئی ہیں اور مولانا جھنگوی جلسہ ہائے عام میں سنایا کرتے تھے وہ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ یہ لکھتے ہیں :-

۱:- "جناب عمرؓ کی سیرت اور کردار جگہ جگہ سے زخمی ہے۔ جناب عمرؓ نے قدم قدم پر شریعت اسلام کی مخالفت کی ہے۔ اُولادِ رسُول کی دل آزاری کی ہے خاصان خدا پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کے پیارے نبیؐ کی مخالفت کی ہے۔ ان کا ناجائز مال کھایا ہے پس ایسا شخص خلافتِ رسُولؐ کے پاکیزہ عہدے کے لائق نہیں ہے۔" الخصت ۴۳۷

۲:- "جناب عمرؓ نے سیاسی غرض کی خاطر وفات نبی کا انکار کیا تھا" (سہم مسموم صـ ۴۲۸)

۳:- عمر کو لقب فاروق یہودیوں نے دیا تھا، جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا۔ (ایضاً صـ ۴۲۹)

۴:- جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے (صـ ۴۳۰)

یہی غلام حسین نجفی لکھتا ہے کہ بی بی عائشہؓ کوئی امریکن میم یا لونڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا پڑا (حقیقت فقہ حنفیہ صـ ۶۴)

یہی مصنف بدبخت لکھتا ہے کہ جناب ابوبکر اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کو دنیا نے منصب امامت دیا ہے۔ اگر بندوں کو ایسا اختیار ہے تو دونوں کو مانو (جاگیر فدک صـ ۵۰۹)

یہی بدطینت مصنف رقم طراز ہے کہ بی بی حفصہ بدخلق تھی اس بدخلقی کے باعث حضورؐ نے اُسے طلاق دے دی تھی اور

طلاق کے بعد حضرت عمرؓ نے سر میں خاک ڈالی تھی۔

(حقیقت فقہ حنفیہ ص ۱۲۳)

یہ تھیں پاکستانی شیعوں کی صحابہ کرام کے خلاف بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اور اُن کے سفوات۔ اور پاکستان میں شیعی انقلاب کے راستے ہموار کرنے کی کوششیں لیکن ہماری مہربان حکومت ہے کہ تمام اعلیٰ سرکاری عہدوں پہ ان بغل کے سانپوں کو بٹھا رکھا ہے جو سرکاری خزانوں سے خراج لے کر محسنین اسلام کے خلاف یاوہ گوئیاں کر رہے ہیں اور انہی بدفطرت لوگوں کے تحفظ کی خاطر مولانا حق نواز مرحوم کو راستے سے ہٹایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان عقل کے اندھے حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے کی توفیق بخشے۔ حکمرانوں کی بات تو دور رکی ہے، ہمارے سیاسی زعما اور علمائے کرام بھی اس اہم الاہم مسئلے کو زیر بحث نہیں لاتے اور نہ ہی ضرورت سمجھتے ہیں اور ان مسائل پہ بحث کی ضرورت بھی نہیں اس لئے کہ ان بے چاروں کو سلام کرنے والے بھی مل جاتے ہیں، سرسرا و حضرت حضرت کے القابات بھی مل جاتے ہیں۔ ان کی سیاست کے چرچے بھی جگہ جگہ ہوتے ہیں۔ سفر کے لئے اعلیٰ اعلیٰ ماڈل کی پیجارو ملی ہوئی ہیں، بس بے چاروں کی دال روٹی چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سیاسی علماء کو بھی سمجھ نصیب فرمائے ۔۔۔ اور کچھ نہ کچھ صحابہ کرام کی غیرت بھی سینے میں سنبھالیں تو انشاءاللہ دونوں جہانوں میں عزت و کامیابی ہوگی۔ (و اللہ الھادی وھو یھدی السبیل)

## سپاہ صحابہ کسی کی دُم چھلّی نہیں

حضرت مولانا حق نوازؒ کو رب تعالیٰ نے عجیب و غریب فہم و فراست دی تھی۔ اپنے مسلک کے علمائے کرام جس انداز میں بھی شیعت کے خلاف کام کر رہے تھے۔ وہ خوش تھے، وہ کسی

اپنی جماعت سے محاذ آرائی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ان کا یہ مشن تھا، البتہ مولانا فضل الرحمان صاحب نے (جو آج کل آئی جے آئی کو اور دوسری تمام جماعتوں کو خیرباد کہہ چکے ہیں اور حضرت شیخ الاسلام عبداللہ درخواستی دامت برکاتہ کی قیادت و امارت میں بڑی تندہی سے انقلابی امور سرانجام دے رہے ہیں) جب آل پارٹیز کانفرنس کے موقع پر علامہ عارف الحسینی کو گلے لگایا اور ان سے بغل گیر ہوئے تو مولانا حق نواز جھنگوی ؒ نے بڑی سختی سے ان پر تنقید کی اور یہاں تک فرمادیا کہ میں مولانا فضل الرحمان صاحب کی شیعہ نواز پالیسی سے کبیدہ خاطر ہوں۔۔ اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ سپاہِ صحابہ ؓ کسی کی دم چھلی نہیں ہے۔ اس کی بنیاد ہی یہ ہے کہ کفر کو ننگا کر دے۔ صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہے۔

## جمعیت کے دونوں دھڑے متحد ہو جائیں

یہ جملہ بڑے افسوس سے لکھا جا رہا ہے کہ مولانا مرحوم نے اپنی آخری عمر میں جے یو آئی کو متحد کرنے کی بڑی کوشش فرمائی لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔ قاسم باغ ملتان کے پرانا قلعہ میں جلسہ تھا۔ مولانا نے دوران خطاب فرمایا کہ مولانا فضل الرحمان بے نظیر کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں، عارف الحسینی کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں۔ مولانا سمیع الحق اور عبدالستار نیازی مل کر بیٹھ سکتے ہیں کیا سمیع الحق اور فضل الرحمان آپس میں مل کر نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا اگر مجھے اجازت دی جائے تو چھ ماہ کے اندر دونوں متحد ہو جائیں ورنہ پاکستان کی کھلی زمین ان پر تنگ کر دی جائے گی۔

## جے یو آئی فرقہ واریت کا طعنہ دیتی ہے

گلبرگ کی لبرٹی مارکیٹ میں بہت بڑا جلسہ ہوا۔ اس جلسہ

میں جمعیت طلباء اسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا تھا کہ جے ٹی آئی آج ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتی ہے۔ تم بتاؤ کہ ہم اصحاب رسول کے دشمنوں سے جنگ لڑ رہے ہیں یہ فرقہ واریت ہے؟ ہم صحابہ کرام کا دفاع کر رہے ہیں یہ فرقہ واریت ہے؟ تم فرقہ واریت کا مطلب ہی نہیں سمجھے۔ تم نے بس آگئے اور چھا گئے کے نعرے ہی سیکھے ہیں۔ یاد رکھو قیامت کے دن تمہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

## سنی تحریک اور ہمارا مشن ایک ہے

ایک مرتبہ مولانا مرحوم سے فون پر بات ہوئی اور اس وقت پہلی دفعہ یوم صدیق اکبرؓ کے موقع پر لاہور میں جلوس نکلنا تھا۔ مولانا نے سُنّی تحریک طلباء اور سپاہ صحابہؓ کے متعلق فرمایا کہ بھئی دونوں جماعتوں کا مشن تو ایک ہے۔ دونوں کی دوڑ ایک سمت ہے۔ مقابلہ دونوں کا سخت دشمن سے ہے اس لیے آپ ضرور ہمارا ساتھ دیں۔ ہم نے سپاہِ صحابہ کے اسٹیج سے اس کفر کو ننگا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

## امام اہل سنت کی تاریخ زندہ کرنے کا عزم

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی رحؒ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ ۲۰، ۲۲ سال کے بعد تقریباً امام اہلسنت عبدالشکور لکھنوی رحؒ کی تاریخ کو زندہ کرنے کا عزم کر چکا ہوں اور یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ یہ تعصّب جو ہمارے ماحول اور معاشرے میں پھیل گیا تھا یا غیر شعوری یا شعوری طور پر پھیلایا گیا تھا کہ سُنّیت بے حس ہے، یا سُنّی سُن ہے یا سُنّیت میں بیداری نہیں میں دیانتداری سے اس تاثر کو زائل کرنا چاہتا ہوں کہ سنّیت میں نہ بے حسیّت ہے نہ بے ضمیری ہے اور نہ بے غیرتی ہے۔ البتہ سنّیت کو گائیڈ کرنے

کی اسے لائسن دینے کی ضرورت ہے۔ اور جب بھی کبھی نیک نیتی کے ساتھ سنّی قوم کو لائسن دی گئی ہے یا لائسن دی جائے گی تو یہ ایک بہادر، غیور اور باضمیر قوم ہے اور جان تک کا نذرانہ دینے سے کبھی دریغ نہیں کرتی۔

## کیا یہ ہماری غیرت کو چیلنج نہیں

مولانا، سنّی قوم کو لیڈروں سے لے کر ادنیٰ کارکن تک عجیب ذہن دے کر گئے۔ ایک مرتبہ فرمایا۔ میری اعلماء سے درخواست ہے کہ ہم قرآن وسنت بیان کرنے کے لیے ڈپٹی کمشنر کے محتاج کیوں رہیں۔ کوئی پتہ نہیں ڈپٹی کمشنر شیعہ ہے، قادیانی ہے، کمیونسٹ ہے یا عیسائی ہے لیکن ہم درخواست پر جناب عزت مآب لکھ کر قرآن کو بیان کرنے کی درخواست لے کر پھر رہے ہوتے ہیں۔ کیا یہ ہماری غیرت کو چیلنج نہیں؟ دشمن نے اپنے گھوڑے اور ٹٹو کی اہمیت منوا لی ہے لیکن مولوی نے اپنی قوم سے اپنی حیثیت اور اہمیت نہیں منوائی۔

## لوہے کی لگام لگائی جائے گی

ایک مرتبہ فرمایا اس شیعہ بے ایمان نے پیغمبر کی بیوی کو، حضرت معاویہؓ کی بہن کو حرام زادی لکھا ہے اور تیری بیٹی حلال زادی ہے۔ تیری بیوی حلال زادی ہے، تیری ماں حلال زادی ہے لیکن پیغمبر کی بیوی کو تیرے ملک کا شیعہ حرام زادی تحریر کرے اور تو میرا راستہ روکتا ہے۔ میں اب شیعیت کو لوہے کے چنے چبواؤں گا۔ ان کو لوہے کی لگام لگائی جائے گی۔ انہوں نے پیغمبر کی آبرو عزت پہ حملہ کیا ہے، سنّی نوجوان اٹھ، سر پہ کفن باندھ اور اپنی امّی کے لئے، کون امّی جو پیغمبر کی عزت ہے، کون امّی، جو پیغمبر کا وقار ہے۔ کون امّی جو پیغمبر

کی پگڑی ہے اس کے لئے سڑک پر آکر مٹ جایا اس کفر کا راستہ روک مے

## جھنگوی تیری جرأت کو سلام

مولانا مرحوم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مستقبل سے بے نیاز ہو کر کہنا چاہتا ہوں، زندگی موت کو برابر کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ شیعہ ہندو سے بڑا کافر ہے شیعہ سکھوں سے بڑا کافر ہے، شیعہ عیسائی سے بڑا کافر ہے، شیعہ پارسائی سے بڑا کافر ہے، شیعہ مجوسی سے بڑا کافر ہے، شیعہ ابوجہل سے بڑا کافر ہے شیعو دیر ہے اندھیر نہیں۔ میرا وجدان کہتا ہے میں زندہ رہوں یا نہ رہوں لیکن تمہیں پاکستان کی دھرتی پر ایک دن غیر مسلم اقلیت ضرور تسلیم کیا جائے گا۔ اے امیر عزیمت، سُنیوں کے بے تاج بادشاہ ہم تیری جرأت، بہادری اور شجاعت کو سلام کرتے ہیں۔

## مولانا مرحوم کی شہادت

۲۲ فروری ۱۹۹۱ بروز جمعرات بوقت رات آٹھ بجے مولانا مرحوم کو بزدل دشمنوں نے اس وقت شہید کر دیا جب آپ ایک محلّہ دار کی شادی کے لئے تشریف لے جا رہے تھے حق مغفرت کرے آزاد مرد تھا۔

## حضرت درخواستی نے امامت کروائی

اس مردِ قلندر کی نماز جنازہ حضرت شیخ الاسلام مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہر محاذ پر فتح نصیب فرمائے اور مولانا کی عظیم قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

# خراجِ تحسین

امیر تحریک خدام اہلسنت پاکستان مولانا قاضی مظہر حسین فرماتے ہیں، مولانا جھنگویؒ دفاع صحابہ کے جذبہ سے سرشار تھے۔

۱۔ قاری سعید الرحمان سابق صوبائی وزیر ۔

رب تعالیٰ مولانا کے مشن کو کامیاب فرمائے۔

۲۔ مولانا محی الدین سربراہ تحریک فقہ حنفیہ پاکستان ۔

مولانا کا انداز خطابت عین ایمان ہے

۳۔ مولانا محمد اکرم الاشعری جے یو آئی ۔

مولانا کی بے باکی کی مثال نہیں ملتی

۴۔ مولانا علی شیر حیدری ۔ صدر سندھ سپاہ صحابہ

مولانا کے مشن کو عین حق سمجھتا ہوں

۵۔ مولانا خضر علی عثمانی، صوبہ سرحد ۔

مولانا امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں ۔

۶۔ مولانا زاہد الراشدی سیکرٹری اطلاعات جے یو آئی ۔

مولانا تحفظ ناموس صحابہؓ کے لئے کام کر رہے ہیں ۔

۷۔ مولانا قاری گل رحمٰن سرحدی ۔

مولانا کا مشن صحیح مشن ہے ۔

۸ مولانا زاہد الحسینی اٹک ۔

مولانا جو محنت کر گئے اس کا ثمرہ قیامت تک ملے گا ۔

۹۔ قاری عبدالحئ عابد، لاہور ۔ حق کی خاطر انہوں نے شہادت دی

• مولانا عبدالعزیز علوی ، رہنما اہل حدیث ۔
ان کا مشن قابل قدر و قابل تحسین ہے ۔

• شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان گوجرانوالہ ۔
مولانا کی مساعی جمیلہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ۔

• شیخ الحدیث عبدالمجید کہروڑ پکا ۔
آرزو ہے یہ آواز صدا فضاؤں میں گونجتی رہے ۔

• مولانا عبیداللہ شیخ جامعہ اشرفیہ لاہور ۔
مولانا کے مشن کو مسلم جانتا ہوں

• قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی ۔
مولانا کی ساری زندگی تبلیغ اسلام میں گذری ۔

• مولانا سمیع الحق ، نائب صدر آئی جے آئی ۔
مولانا کی ساری زندگی تبلیغ اسلام میں گذری
مولانا کی شہادت قومی یکجہتی کو تباہ کرنے کی سازش ہے ۔

• علامہ انعام الحق ہزاروی سنی کونسل پاکستان ۔
آپ دنیا بھر کے سنیوں کی دل کی دھڑکن تھے ۔

• سنی تحریک طلبہ پاکستان — آپ بے باک جرات مند رہنما تھے

• مولانا فضل الرحمان ، جے یو آئی
وہ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے ۔

میاں نواز شریف
آپ اعلیٰ پائے کے مبلغ تھے ۔

# ہماری اردو مطبوعات

- اتباع سنت و عشق رسول ﷺ از صوفی محمد اقبال ۱۲/- روپے
- ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت از مولانا محمد منظور نعمانی ۳۹/- روپے
- آئینہ عملیات از مولانا عزیز الرحمن پانی پتی ۳۶/- روپے
- ادخال انسان مع وقعات / انسان قہر واحد دیان (از مولوی محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی) ۲۴/- روپے
- ارباب علم و کمال اور پیشہ رزق حلال از مولانا عبد القیوم حقانی ۲۵/- روپے
- انکار حیاۃ النبی ﷺ ایک پاکستانی فتنہ از مولانا رشید احمد گنگوہی ۹/- روپے
- اصول الشاشی مع احسن الحواشی از علامہ نظام الدین شاشی ۲۲/- روپے
- بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ از مولانا اخلاق حسین قاسمی ۲۷/- روپے
- بہجۃ القلوب از صوفی محمد اقبال ۷/۵۰ روپے
- پاگلوں کی کہانی از مولانا محمد فاضل صاحب ۱۸/- روپے
- ترجمان السنۃ از مولانا محمد بدر عالم میرٹھی ۲۹۵/- روپے
- تعلیم الاسلام از حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ۲۴/- روپے
- تحفہ خواتین از مولانا عاشق الٰہی بلند شہری ۱۱۴/- روپے
- تجلیات الزامعین از مولانا معین الدین اجمیری ۹/- روپے
- حیات مولانا عبد الشکور ترمذی از امیر حسین انیس ۱۸/- روپے
- خزینہ عملیات از مولانا صوفی عزیز الرحمن پانی پتی ۳۶/- روپے
- دین و شریعت از مولانا محمد منظور نعمانی ۲۵/- روپے
- دفاع امام اعظم ابو حنیفہ از مولانا عبد القیوم حقانی ۶۰/- روپے
- دیوان المتنبی مترجم مولانا اسرار دری ۴۸/- روپے
- زیادات الزیادات از امام سرخسی ۶۹/- روپے
- زرادی ۵/۲۵ روپے
- سیرت عائشہ رضی مع رسالہ عمر کی تحقیق ۵۴/- روپے
- علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات ۵۴/- روپے
- عقیدہ اور عقیدت از مولانا مفتی مختار الدین ۲۵/- روپے
- فضائل اعمال مع درود شریف مولانا محمد زکریا ۹۰/- روپے
- فضائل علم و علماء از ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن ۲۵/- روپے
- اسلام اور عیسائیت مولانا بشیر الحسینی ۹۹/- روپے
- آپ بیتی المعروف یاد ایام از مولانا محمد زکریا ۲۷۰/- روپے
- اسلام کیا ہے از مولانا محمد منظور نعمانی ۳۶/- روپے
- امام اعظم ابو حنیفہ کے حیرت انگیز واقعات از مولانا عبد القیوم حقانی ۵۴/- روپے
- اسوہ رسول اکرم ﷺ از ڈاکٹر عبد الحی ۱۰۸/- روپے
- اختلاف امت اور صراط مستقیم از مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۶۹/-
- بہشتی زیور غیر مدلل از مولانا اشرف علی تھانوی ۱۰۸/- روپے
- بہشتی زیور جہیز ایڈیشن مجلد ۱۶۵/- روپے
- بریلوی فتوے مع سپاسنامہ از مولانا نور محمد ۳۰/- روپے
- تعارف قرآن از ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن ۶۰/- روپے
- تاریخ اسلام از مولانا محمد میاں ۲۲/- روپے
- تعبیر الرؤیا کلاں ۹۹/- روپے
- تحریک پاکستان اور بریلویوں کا کردار از انوار احمد ۶/- روپے
- تذکرہ صوفیہ میوات مولانا محمد حبیب الرحمن میواتی ۱۸/- روپے
- ختم نبوت کا آخری باب از جانباز مرزا ۲۵/- روپے
- ختم نبوت نمبر (کامل) از مولانا سرفراز احمد خاں صفدر ۶/- روپے
- دہریت سے اسلام تک از مولانا مفتی سید مختار الدین ۵۴/- روپے
- دلائل قاہرہ ۶/- روپے
- رسائل المحدیث ۴۵/- روپے
- زنجانی از امام عبد الوہاب زنجانی ۵/۲۵ روپے
- سیرت النبی ﷺ از علامہ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی ۳۲۹/- روپے
- شرح عقیدہ طحاویہ ۸۱/- روپے
- عربی زبان کا آسان قاعدہ مولانا محمد مشتاق چرتھاولی ۲/۵۰ روپے
- علم الصرف ۱۳/۵۰ روپے
- فاضل بریلوی کا حافظہ از انوار احمد ۲۴/- روپے
- مکاتیب رشیدیہ از مولانا رشید احمد گنگوہی ۲۷/- روپے

مکتبہ مدنیہ ۱۷، اردو بازار، لاہور
فون ۲۲۸۹۷۷ — ۶۲۵۲۰

# مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب

استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

## چند شاہکار تصانیف

ملنے کا پتہ: مرکز تحقیق و تصنیف، جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن، فیروز پور روڈ، لاہور